Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ
44

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

12 صفر 1439 ہجری قمری • 2 نبوت 1396 ہجری شمسی • 2 نومبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 اکتوبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

براہین احمدیہ میں ایک پیشگوئی ہے رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوَارِثِیۡنَ

یہ دعا اس آئندہ امر کے لئے پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ روحانی تعلق والوں کی ایک جماعت میرے ساتھ کر دے گا جو میرے ہاتھ پر توبہ کریں گے سو خدا کا شکر ہے کہ یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی

میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزار ہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد اُن میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے

پہلے میں اکیلا تھا اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی اور اب کوئی مخالف اِس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزار ہا لوگ میرے ساتھ ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۹۱۔ اکانواں نشان۔ براہین احمدیہ میں جو آج سے پچیس برس پہلے تمام ممالک میں شائع ہو چکی ہے یعنی ہر حصہ پنجاب اور ہندوستان اور بلاد عرب اور شام اور کابل اور بخارا غرض تمام بلاد اسلامیہ میں پہنچائی گئی ہے اس میں یہ ایک پیشگوئی ہے رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوَارِثِیۡنَ۔ یعنی خدا کی وحی میں میری طرف سے یہ دعا تھی کہ اے میرے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ جیسا کہ اب میں اکیلا ہوں اور تجھ سے بہتر کون وارث ہے یعنی اگرچہ میں اس وقت اولاد بھی رکھتا ہوں اور والد بھی اور بھائی بھی لیکن روحانی طور پر ابھی میں اکیلا ہی ہوں اور تجھ سے ایسے لوگ چاہتا ہوں جو روحانی طور پر میرے وارث ہوں یہ دعا اس آئندہ امر کے لئے پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ روحانی تعلق والوں کی ایک جماعت میرے ساتھ کر دے گا جو میرے ہاتھ پر توبہ کریں گے سو خدا کا شکر ہے کہ یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔ پنجاب اور ہندوستان سے ہزار ہا سعید لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور ایسا ہی سرزمین ریاست امیر کابل سے بہت سے لوگ میری بیعت میں داخل ہوئے ہیں اور میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزار ہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزار ہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہو سکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزار ہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد اُن میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے اگرچہ یہ درست ہے کہ اُن کی فطرت میں پہلے ہی سے ایک مادہ رُشد اور سعادت کا مخفی تھا مگر وہ کھلے طور پر ظاہر نہیں ہوا جب تک انہوں نے بیعت نہیں کی غرض خدا کی شہادت سے ثابت ہے کہ پہلے میں اکیلا تھا اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی اور اب کوئی مخالف اِس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزار ہا لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پس خدا کی پیشگوئیاں اِس قسم کی ہوتی ہیں جن کے ساتھ نصرت اور تائید الٰہی ہوتی ہے۔ کون اِس بات میں مجھے جھٹلا سکتا ہے کہ جب یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ نے فرمائی اور براہین احمدیہ میں درج کر کے شائع کی گئی اُس وقت جیسا کہ خدا نے فرمایا میں اکیلا تھا اور بجز خدا کے میرے ساتھ کوئی نہ تھا میں اپنے خویشوں کی نگاہ میں بھی حقیر تھا کیونکہ اُن کی راہیں اور تھیں اور میری راہ اور تھی اور قادیان کے تمام ہندو بھی باوجود سخت مخالفت کے اس گواہی کے دینے کے لئے مجبور ہوں گے کہ میں درحقیقت اُس زمانہ میں ایک گمنامی کی حالت میں بسر کرتا تھا اور کوئی نشان اس بات کا موجود نہ تھا کہ اس قدر ارادت اور محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھنے والے میرے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ اب کہو کہ کیا یہ پیشگوئی کرامت نہیں ہے۔ کیا انسان اس پر قادر ہے اور اگر قادر ہے تو زمانہ حال یا سابق زمانہ میں سے اس کی کوئی نظیر پیش کرو۔ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡ وَقُوۡدُھَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَۃُ اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ

۹۲۔ بانواں نشان۔ وہ مباہلہ ہے جو عبدالحق غزنوی کے ساتھ بمقام امرتسر کیا گیا تھا جس کو آج گیارہ سال گذر گئے ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ عبدالحق نے مباہلہ کے لئے بہت اصرار کیا تھا اور مجھے اس کے ساتھ مباہلہ کرنے میں تأمل تھا کیونکہ جس شخص کی شاگردی کی طرف وہ اپنے تئیں منسوب کرتا تھا وہ میرے خیال میں ایک صالح آدمی تھا یعنی مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی اور اگر میرے زمانہ کو وہ پاتا تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ مجھے میرے دعوے کے ساتھ قبول کرتا اور ردّ نہ کرتا مگر وہ مرد صالح میری دعوت سے پہلے ہی وفات پا گیا اور جو کچھ عقیدہ میں غلطی تھی وہ قابل مؤاخذہ نہیں کیونکہ اجتہادی غلطی معاف ہے۔ مؤاخذہ دعوت اور اتمام حجت کے بعد شروع ہوتا ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ وہ متقی اور راستباز تھا اور تبتل اور انقطاع اس پر غالب تھا اور عباد صالحین میں سے تھا۔ میں نے اُس کی وفات کے بعد ایک دفعہ اُس کو خواب میں دیکھا اور میں نے اُس کو کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک تلوار میرے ہاتھ میں ہے جس کا قبضہ میرے ہاتھ میں ہے اور نوک آسمان میں ہے اور میں یمین و یسار میں اُس تلوار کو چلاتا ہوں اور ہر ایک ضرب سے ہزار ہا مخالف مرتے ہیں اِس کی تعبیر کیا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ اتمام حجت کی تلوار ہے ایسی حجت کہ جو زمین سے آسمان تک پہنچے گی اور کوئی اُس کو روک نہیں سکے گا۔ اور یہ جو دیکھا کہ کبھی دہنی طرف تلوار چلائی جاتی ہے اور کبھی بائیں طرف اِس سے مراد دونوں قسم کے دلائل ہیں جو آپ کو دیئے جائیں گے یعنی ایک عقل اور نقل کے دلائل دوسرے خدا تعالیٰ کے تازہ نشانوں کے دلائل۔ سو اِن دونوں طریق سے دنیا پر حجت پوری ہوگی اور مخالف لوگ ان دلائل کے سامنے انجام کار ساکت ہو جائیں گے گویا مر جائیں گے۔ اور پھر فرمایا کہ جب میں دنیا میں تھا تو میں اُمیدوار تھا کہ ایسا کوئی انسان پیدا ہوگا یہ الفاظ ہیں جو اُن کے مُنہ سے نکلے۔ وَلَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ۔

جب وہ زندہ تھے ایک دفعہ مقام خیروی میں اور دوسری دفعہ مقام امرتسر میں اُن سے میری ملاقات ہوئی میں نے اُنہیں کہا کہ آپ ملہم ہیں ہمارا ایک مدعا ہے اِس کیلئے آپ دُعا کرو مگر میں آپ کو نہیں بتلاؤں گا کہ کیا مُدعا ہے۔ انہوں نے کہا در پوشیدہ داشتن برکت است و من انشاء اللہ دعا خواہم کرد و الہام امر اختیاری نیست۔ اور میرا مدعا یہ تھا کہ دین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام روز بروز تنزل میں ہے خدا اُس کا مددگار ہو۔ بعد اس کے میں قادیان چلا آیا تھوڑے دنوں کے بعد بذریعہ ڈاک اُن کا خط مجھے ملا جس میں یہ لکھا تھا کہ ’’ایں عاجز برائے شما دعا کردہ بود القاشد وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکَافِرِیۡنَ۔ فقیر راکم اتفاق مے افتد کہ بدیں جلدی القا شود ایں از اخلاص شما مے بینم۔‘‘

غرض عبدالحق کے بہت اصرار کے بعد میں نے اُس کی طرف لکھا کہ میں کسی مسلمان کلمہ گو سے مباہلہ کرنا نہیں چاہتا اُس نے جواب میں لکھا کہ جب ہم نے تم پر کفر کا فتویٰ دے دیا تو اب تمہارے نزدیک ہم کافر ہو گئے تو پھر مباہلہ میں کیا مضائقہ۔ غرض اس کے سخت اصرار کے بعد میں مباہلہ کے لئے امرتسر میں آیا اور چونکہ مجھے مولوی عبداللہ صاحب مرحوم سے دِلی محبت تھی اور میں اُن کو اپنے اس منصب کے لئے بطور ارہاص کے سمجھتا تھا یا جیسا کہ یحییٰ عیسیٰ کے پہلے ظاہر ہوا اس لئے میرے دل نے عبدالحق کے لئے کسی بد دُعا کو پسند نہیں کیا بلکہ میری نظر میں وہ قابل رحم تھا کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ کس کو بُرا کہتا ہے۔ وہ اپنے خیال میں اسلام کیلئے ایک غیرت دکھلاتا تھا اور نہیں جانتا تھا کہ اسلام کی تائید میں خدا کا کیا ارادہ ہے۔

بہرحال مباہلہ میں جو اُس نے چاہا کہا مگر میری دعا کا مرجع میرا ہی نفس تھا اور میں جنابِ الٰہی میں یہی التجا کر رہا تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو کاذبوں کی طرح تباہ کیا جاؤں اور اگر میں صادق ہوں تو خدا میری مدد اور نصرت کرے اِس بات کو گیارہ برس گذر گئے جب یہ مباہلہ ہوا تھا بعد اس کے جو کچھ خدا نے میری نصرت اور مدد کی میں اس مختصر رسالہ میں اُس کو بیان نہیں کر سکتا یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ جب مباہلہ کیا گیا تو میرے ساتھ صرف چند آدمی تھے جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے اور اب تین لاکھ سے بھی کچھ زیادہ میری بیعت کر چکے ہیں اور مالی مشکلات اس قدر تھے کہ بیس روپیہ ماہوار بھی نہیں آتے تھے اور قرضہ لینا پڑتا تھا اور اب میرے سلسلہ کی تمام شاخوں سے قریباً تین ہزار روپیہ ماہواری آمدنی ہے۔ اور خدا نے اس کے بعد بڑے بڑے قوی نشان دکھلائے جس نے مقابلہ کیا آخر وہ تباہ ہوا۔ جیسا کہ ان نشانوں کے دیکھنے سے جو محض بطور نمونہ اس جگہ لکھے گئے ہیں ظاہر ہوگا کہ خدا نے کیسی کیسی میری مدد کی۔ ایسے ہی ہزار ہا نشان نصرت الٰہی کے ظاہر ہو چکے ہیں جو صرف اُن میں سے اس قدر بطور نمونہ اس جگہ لکھے گئے اگر کسی شخص میں حیا اور انصاف ہو تو اُس کے لئے یہ نشان میری تصدیق کے لئے کافی ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 248)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

آپ میں سے ہر ایک کو پنجوقتہ نماز کو زندگی کا نصب العین بنانا چاہئے

نوجوان خدام اور بڑی عمر کے اطفال کو ہر وقت اچھے دوستوں اور اچھی صحبت میں رہنا چاہئے

غض بصر سے کام لیتے ہوئے نظریں نیچی رکھیں اور دل و دماغ کو ناپاک خیالات اور برے ارادوں سے پاک رکھیں

یاد رکھیں پاکبازی ایک خادم کا لازمی اخلاقی وصف ہے اس سے آپ روحانی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں

پھر ہر عہدیدار کو اپنے اندر حقیقی عاجزی کی روح پیدا کرنی چاہئے۔ کسی احمدی کو متکبر، جھگڑالو اور غصیلا نہیں ہونا چاہئے

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع منعقدہ اکتوبر 2017 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

لندن

MA 21-09-2017

پیارے خدام و اطفال بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ امر نہایت باعث مسرت ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جملہ شرکاء پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقعہ پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ المومنون میں کامیاب مومنوں کی کچھ صفات کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویّہ اختیار کرتے ہیں۔ لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ آپ سب احمدی خدام ہیں۔ آپ اپنے اجلاسات اور اجتماعات کے موقعہ پر یہ عہد دہراتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اس کے لئے ہر ایک کو قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کو یقینی بنانا چاہئے کیونکہ یہ وہ روحانی نور ہے جو ہمیں حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنا سکھاتا ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ کامیاب مومن خشوع و خضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اس لئے آپ میں سے ہر ایک کو پنجوقتہ نماز کو زندگی کا نصب العین بنانا چاہئے اور جس حد تک ممکن ہو نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے کیونکہ باجماعت نماز کا ثواب انفرادی نماز سے زیادہ ہے۔ باجماعت نماز وحدت و یگانگت کا ذریعہ بن جاتی ہے اور جماعت مومنین کی اجتماعیت اور قوت کو ظاہر کرتی ہے۔

پھر آپ کے اجتماعات ایک دوسرے سے نیکی اور تقویٰ میں مسابقت والے ہونے چاہئیں۔ نوجوان خدام اور بڑی عمر کے اطفال کو ہر وقت اچھے دوستوں اور اچھی صحبت میں رہنا چاہئے۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال بھی عام ہوتا جا رہا ہے۔ اگر کسی چیز یا کام کے نقصان دہ اثرات ذہن پر پڑتے ہوں تو قرآن مجید کے مطابق وہ لغو شمار ہوگا اور مومنوں کا یہ وصف ہے کہ وہ لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنی عفت و حیا کو قائم رکھنا مردوں پر بھی فرض ہے۔ انہیں یہ حکم ہے کہ وہ غض بصر سے کام لیتے ہوئے نظریں نیچی رکھیں اور دل و دماغ کو ناپاک خیالات اور برے ارادوں سے پاک رکھیں۔ اسلام کا ہر اصول انتہائی پر حکمت اور مضبوط بنیادوں پر مشتمل ہے۔ غض بصر سے اسلام نفس پر قابو رکھنا سکھاتا ہے۔ پس یاد رکھیں پاکبازی ایک خادم کا لازمی اخلاقی وصف ہے اس سے آپ روحانی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں۔

پھر ہر عہدیدار کو اپنے اندر حقیقی عاجزی کی روح پیدا کرنی چاہئے۔ کسی احمدی کو متکبر، جھگڑالو اور غصیلا نہیں ہونا چاہئے۔ احمدی خدام ہمارے روحانی لشکر کی دوسری صف میں شامل ہیں۔ آپ نے ایک روز پہلی صفوں میں آنا ہے۔ آپ کو بڑی بڑی ذمہ داریوں کا بیڑا اٹھانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ کسی بھی جماعتی خدمت کو معمولی نہ سمجھیں۔ اس کو عظیم سعادت اور فضل الٰہی سمجھیں۔ دوسروں کے لئے نیک نمونہ قائم کریں۔ اس طرح ہر مجلس میں ایسے مستعد لوگ پیدا ہو جائیں گے جو اپنے وقت، مال اور عزت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ پس آپ کو اپنی ذمہ داریاں محنت، لگن اور دیانتداری سے ادا کرنی چاہئیں اور کوشش کرنی چاہئے کہ باہمی بھائی چارے کا تعلق مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ ہر قائد اور ناظم کا خدام و اطفال سے براہ راست تعلق ہونا چاہئے۔ ان کی مدد اور راہنمائی کے لئے میسر رہنا چاہئے اور انہیں جماعت کے قریب لانا چاہئے۔

پس تمام خدام و اطفال کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

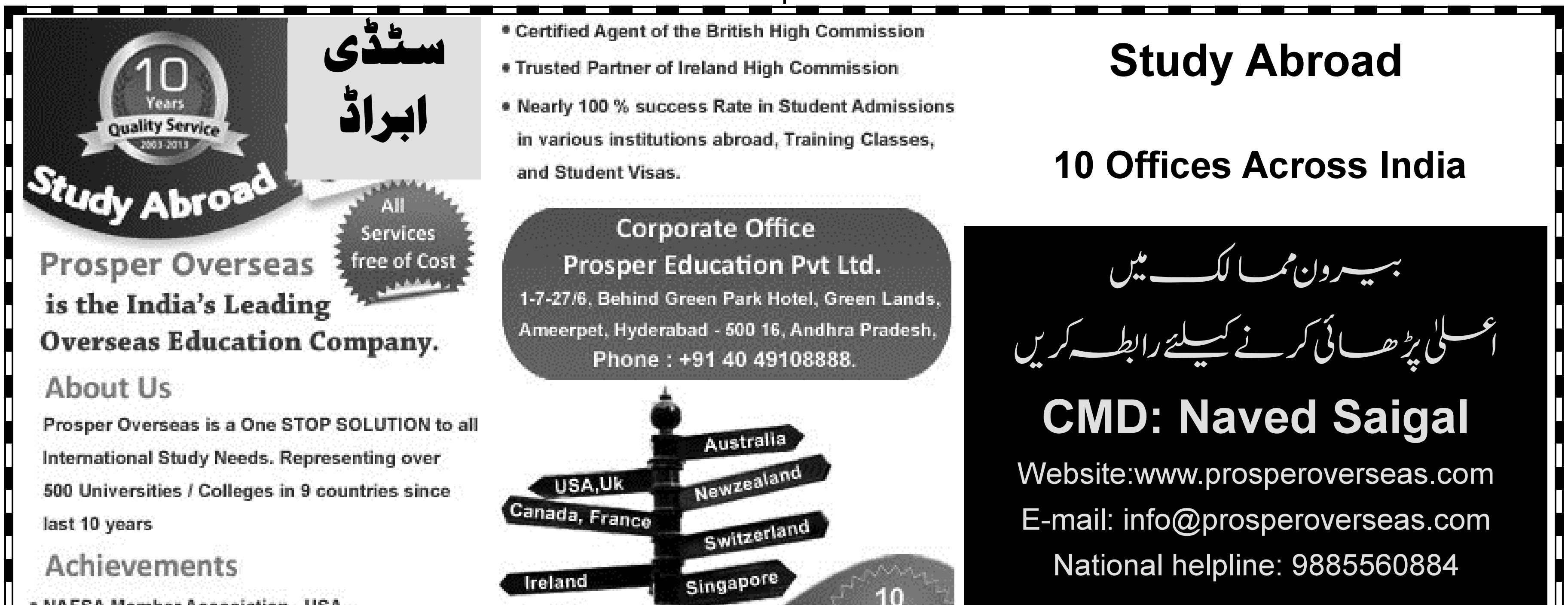

خطبہ جمعہ

پاکستان میں سیاستدان بھی اور علماء بھی وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی بہانے سے احمدیوں کے خلاف اپنا غبار نکالتے رہتے ہیں، ان کے خیال میں قوم کو اپنے پیچھے چلانے اور اپنا ہم نوا بنانے کا اور شہرت حاصل کرنے کا یہ سب سے آسان طریقہ ہے اور سب سے بڑا ہتھیار جو مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کیلئے استعمال ہوسکتا ہے وہ ختم نبوت کا ہتھیار ہے۔ پس جب بھی کسی سیاسی پارٹی کی ساکھ خراب ہو رہی ہو، جب بھی کسی سیاستدان کی پسندیدگی کا گراف گر رہا ہو یا معیار کم ہو رہا ہو، جب بھی نام نہاد مذہبی تنظیمیں سیاسی شہرت حاصل کرنا چاہیں، دوسری تنظیم، دوسری سیاسی پارٹی یا دوسرے سیاستدان کو نیچا دکھانا چاہیں تو احمدیوں کے ساتھ انکے تعلق جوڑ کر یہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ کتنا بڑا ظلم ہونے لگا ہے کہ غیر ملکی طاقتوں کے زیر اثر یہ لوگ احمدیوں کو مین سٹریم مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں جبکہ احمدی ان کے خیال میں ختم نبوت کے منکر ہیں

گزشتہ دنوں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ایک آئینی ترمیم کے الفاظ میں ردّوبدل جو سیاسی پارٹی یا حکومتی پارٹی اپنے مفادات کیلئے کر رہی تھی اس کے سلسلہ میں یہی کچھ ہمارے دیکھنے میں آیا

> جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہم نے کسی غیر ملکی طاقت سے نہ ہی کبھی یہ کہا ہے کہ ہمیں پاکستانی اسمبلی کے آئین میں ترمیم کروا کر قانون اور آئین کی نظر میں مسلمان بنوایا جائے نہ ہی ہم نے کسی پاکستانی حکومت سے کبھی اس چیز کی بھیک مانگی ہے۔ نہ ہی ہمیں کسی اسمبلی یا حکومت سے مسلمان کہلانے کیلئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے، کسی سند کی ضرورت ہے ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کہا ہے۔ ہم کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے والے ہیں ہم تمام ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں

ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف صاف اور واضح لکھا ہے متعدد جگہ اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے میں اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں، وہ نہ احمدی ہے، نہ مسلمان ہے، پس ہمارے خلاف یہ شورش پیدا کی جاتی ہے اور ہم پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے، یہ نہایت گھٹیا اور گھناؤنا الزام ہے جو ہم پر لگایا جاتا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض ایسی تحریرات و فرمودات کا تذکرہ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیّن کی نہایت پُر معارف تشریح اور ختم نبوت کی حقیقت کو بیان کیا گیا ہے

اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو نعوذ باللہ قرآن کریم سے افضل سمجھتے تو ہم جو آجکل دنیا میں خرچ کر کے اور اپنے پر مالی قربانیاں وارد کر کے قرآن کریم کے تراجم شائع کر رہے ہیں، ان کے بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی اشاعت کرتے۔ اس وقت تک پچھتر (75) زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں اور کچھ زبانوں میں ابھی زیر کارروائی ہیں، ترجمہ ہو رہے ہیں، انشاء اللہ جلد شائع ہو جائیں گے۔ 111 زبانوں میں منتخب قرآنی آیات کے تراجم شائع ہو چکے ہیں بڑی بڑی اسلامی حکومتیں بتائیں اور وہ جو بڑی پیسے والی مذہبی تنظیمیں ہیں وہ تو ذرا بتائیں کہ انہوں نے کتنی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کی ہے

> خاتم النبیین کے حقیقی معنی اور روح کو بھی ہم احمدی ہی سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اعلان کی اشاعت بھی دنیا کے مختلف ممالک میں ان کی زبانوں میں احمدی ہی کر رہے ہیں، پھر بھی یہ لوگ الزام لگاتے ہیں کہ احمدی نعوذ باللہ ختم نبوت کے منکر ہیں

آجکل کے علماء آپس میں تو ایک دوسرے پر الزام تراشیاں کر رہے ہیں لیکن یہ جرأت نہیں کہ دوسرے مذاہب کو ان کا چہرہ دکھا کر ان کی کمزوریاں دکھائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری ثابت کریں۔ یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت اور علم کی وجہ سے جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی نظر میں ہم کافر اور یہ مومن

پاکستان کی اسمبلی میں قانون بنانے کے الفاظ کے بارے میں ان کے جو آپس کے معاملات طے تھے ان کے طے ہو جانے کے بعد پھر چند دن پہلے ایک ممبر اسمبلی نے بلاوجہ ایک اشتعال دلانے والی تقریر کی ہے، یہ صرف اسمبلی کے ممبران کو جھوٹی غیرت دلانے کیلئے نہیں تھی بلکہ اسکے ساتھ ہی عوام کو بھڑکانے اور ملک میں فساد پیدا کرنے کی ایک کوشش تھی تاکہ احمدیوں کے خلاف سارے اٹھ کھڑے ہوں اور یہ بھی اس کی کوشش تھی کہ اپنے آپ کو ملک کا بڑا وفادار لیڈر ثابت کرے تاکہ اسکی سیاسی زندگی کو شاید کوئی نئی زندگی مل جائے

اپنی طرف سے بڑا میدان مارنے والے اس ممبر اسمبلی نے کہا کہ ہماری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ قائداعظم یونیورسٹی میں فزکس ڈیپارٹمنٹ کا نام ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نام پر رکھا جائے کیونکہ وہ کافر ہیں وہ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے۔ ان کو یہ سوچنا چاہئے جس نے یہ نام رکھا ہے وہ بھی تو خود ان کی اپنی ہی پارٹی کے وزیراعظم تھے اور صدر تھے اور یہی نہیں بلکہ اس ممبر اسمبلی کے سسر بھی ہیں۔ اس وقت کیوں نہ غیرت دکھائی اور اس وقت کیوں نہ غیرت کا اظہار کیا جب یہ سب کچھ رکھا جا رہا تھا۔ اگر پاکستان کی اسمبلی یہ نام بدلنا چاہتی ہے تو بڑی خوشی سے بدلے۔ سلام خاندان کو یا جماعت احمدیہ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا

پھر کہتے ہیں کہ احمدیوں کو فوج میں بھرتی نہیں کرنا چاہئے۔ آج تک کی پاکستان کی تاریخ تو یہ بتاتی ہے کہ جتنے احمدی بھی فوج میں گئے انہوں نے ملک کی خاطر ہر قربانی دی عام طور پر سپاہی یا جونیئر کمشنڈ افسر یا زیادہ سے زیادہ کرنل میجر تک کے لوگ قربانیاں دیتے ہیں، لیکن احمدی وہ ہیں جن کے لوگ جنرل کے رینک تک بھی پہنچے تو اگلے مورچوں پر رہے اور شہید بھی ہوئے تو احمدی جنرل

اسی طرح احمدیوں پر یہ اعتراض کئے جاتے ہیں کہ یہ قوم کی خدمت نہیں کرتے۔ یہ قوم کے وفادار نہیں ہیں۔ لیکن مَیں پورے وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج پاکستان میں احمدی ہی ہیں جو حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان پر یقین رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اپنا جان مال قربان کرنے والے ہیں اور کر رہے ہیں۔ سیاسی دکانداری چمکانے کے لئے صرف تقریریں کرنے والے نہیں ہیں اور نہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق ہے ہم مذہب کی خاطر جان دینے والے تو ہیں لیکن مذہب کے نام پر سیاست چمکانے والے اور مذہب کے نام پر خون کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں اور آپ کی ناموس کی خاطر ہر قربانی دیتے ہیں اور دینے کے لئے تیار ہیں اور دے رہے ہیں اور انشاء اللہ دیتے رہیں گے

ہر پاکستانی احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ یہ دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو جس کی خاطر احمدیوں نے بڑی قربانیاں بھی دی ہیں اور ابتدا سے لے کر اب تک قربانیاں دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ سلامت رکھے اور ظالم جابر لیڈروں اور مفاد پرست علماء سے اسے بچائے اور دنیا کے آزاد اور باوقار ملکوں میں پاکستان کا بھی شمار ہونے لگے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 ر اکتوبر 2017ء بمطابق 13 ر اخاء 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۔ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (الاحزاب:41) اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے جیسے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

پاکستان میں سیاستدان بھی اور علماء بھی وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی بہانے سے احمدیوں کے خلاف اپنا غبار نکالتے رہتے ہیں۔ ان کے خیال میں قوم کو اپنے پیچھے چلانے اور اپنا ہم نوا بنانے کا اور شہرت حاصل کرنے کا یہ سب سے آسان طریقہ ہے۔ اور سب سے بڑا ہتھیار جو مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے استعمال ہوسکتا ہے وہ ختم نبوت کا ہتھیار ہے۔ پس جب بھی کسی سیاسی پارٹی کی ساکھ خراب ہو رہی ہو، جب بھی کسی سیاستدان کی پسندیدگی کا گراف گر رہا ہو یا معیار کم ہو رہا ہو، جب بھی نام نہاد مذہبی تنظیمیں سیاسی شہرت حاصل کرنا چاہیں، دوسری تنظیم، دوسری سیاسی پارٹی یا دوسرے سیاستدان کو نیچا دکھانا چاہیں تو احمدیوں کے ساتھ ان کے تعلق جوڑ کر یہ کہتے ہیں کہ دیکھو یہ کتنا بڑا ظلم ہونے لگا ہے کہ غیر ملکی طاقتوں کے زیر اثر یہ لوگ احمدیوں کو مین سٹریم (main stream) مسلمانوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں جبکہ احمدی ان کے خیال میں ختم نبوت کے منکر ہیں۔ یہ نام نہاد اسلام کا درد رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم ناموس رسالت پر آنچ نہیں آنے دیں گے اور کبھی ایسا ظلم نہیں ہونے دیں گے۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ احمدیوں کو مسلمان کہا جائے اور پھر جب یہ کہتے ہیں کہ ہم اس کی خاطر اپنی جانیں بھی قربان کر دیں گے اس پر دوسری پارٹی جو چاہے حکومت بھی کر رہی ہو اس کے نمائندے فوراً اسمبلی میں کھڑے ہو کر بیان دیں گے کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ احمدیوں کو کوئی حق ملے بلکہ جو ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے جو تھوڑا بہت حق ہے چاہے وہ تیسرے درجہ کے شہری کی حیثیت سے ہی ہے، جو تھوڑے حقوق ملے ہوئے ہیں وہ یہ نعرہ لگائیں گے کہ وہ بھی لے لو۔ ہر ایک کے اپنے سیاسی ایجنڈے ہیں۔ ہر ایک کے اپنے ذاتی مفادات ہیں۔ لیکن اس میں تعلق نہ ہوتے ہوئے بھی احمدیوں کو زبردستی گھسیٹا جاتا ہے کیونکہ یہ بڑا آسان معاملہ ہے۔ غیر حکومتی ارکان اسمبلی بھی اور حکومتی ارکان اسمبلی بھی بڑھ بڑھ کر احمدیوں کے خلاف بولتے ہیں۔

چنانچہ گزشتہ دنوں پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ایک آئینی ترمیم کے الفاظ میں ردّ و بدل جو سیاسی پارٹی یا حکومتی پارٹی اپنے مفادات کیلئے کر رہی تھی اس کے سلسلہ میں یہی کچھ ہمارے دیکھنے میں آیا۔ پاکستان میں پچھلے دنوں میں بڑا شور مچا رہا اور میڈیا کے ذریعہ سے یہ سب کچھ دنیا کے سامنے آچکا ہے۔ اس لئے اس بارے میں تو زیادہ بتانے کی ضرورت نہیں۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہم نے کسی غیر ملکی طاقت سے نہ ہی کبھی یہ کہا ہے کہ ہمیں پاکستانی اسمبلی کے آئین میں ترمیم کروا کر قانون اور آئین کی نظر میں مسلمان بنوایا جائے۔ نہ ہی ہم نے کسی پاکستانی حکومت سے کبھی اس چیز کی بھیک مانگی ہے۔ نہ ہی ہمیں کسی اسمبلی یا حکومت سے مسلمان کہلانے کے لئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے، کسی سند کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں کیونکہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کہا ہے۔ ہم کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے والے ہیں۔ ہم تمام ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ہم اس بات پر علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف صاف اور واضح لکھا ہے۔ متعدد جگہ اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے مَیں اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ وہ نہ احمدی ہے، نہ مسلمان ہے۔ پس ہمارے خلاف یہ شورش پیدا کی جاتی ہے اور ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ نہایت گھٹیا اور گھناؤنا الزام ہے جو ہم پر لگایا جاتا ہے۔ یہ الزام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے وقت سے جماعت احمدیہ پہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہ لگایا جا رہا ہے اور وقتاً فوقتاً جب بھی اپنے مقاصد حاصل کرنے ہوں جیسا کہ مَیں نے کہا ان لوگوں کو اس بارہ میں وبال اٹھتا رہتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک دفعہ اپنے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ یہ الزام جو ہم پر لگاتے ہیں اس کے جھوٹا ہونے کے لئے جب ہم کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے منکر کس طرح ہو سکتے ہیں جبکہ ہم قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآن کریم پر یقین بھی رکھتے ہیں، ایمان بھی لاتے ہیں اور قرآن کریم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتا ہے تو اس پر غیر احمدی علماء یہ اعتراض کر دیتے ہیں اور انہوں نے عوام کو بھی یہی پڑھایا ہوا ہے اور یہ اعتراض آج بھی کیا جاتا ہے بلکہ آپس کے رابطوں کی وجہ سے، میڈیا کی وجہ سے دوسرے ملکوں کے علماء بھی ان پاکستانی نام نہاد علماء کے زیر اثر یہ کہہ جاتے ہیں کہ نعوذ باللہ احمدی تو قرآن کریم کو بھی نہیں مانتے اور مرزا صاحب کے الہامات کو قرآن کریم سے افضل سمجھتے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمودؓ، خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 4 نومبر 1955ء، جلد 36، صفحہ 222 تا 223)

چنانچہ کئی عرب جب حقیقت جان کر بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوتے ہیں تو وہ یہی بتاتے ہیں کہ جب ہم اپنے علماء سے پوچھتے ہیں کہ جماعت کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے تو وہ اسی قسم کی باتیں ہمیں بتاتے ہیں کہ احمدی قرآن کریم کو نہیں مانتے۔ انہوں نے اپنا ایک علیحدہ قرآن اور کتاب بنائی ہوئی ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے بلکہ مرزا صاحب کو آخری نبی مانتے ہیں۔ انکا حج مختلف ہے۔ یہ حج نہیں کرتے۔ انکا قبلہ اور ہے۔ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز نہیں پڑھتے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم تحقیق کرتے ہیں تو ان نام نہاد علماء کا پول کھل جاتا ہے اور یہی غیر احمدی مولوی اپنے جھوٹ کی وجہ سے، احمدیوں پر اپنے جھوٹے الزامات لگانے کی وجہ سے بہت سوں کے احمدیت کے قبول کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ پس یہ مولوی بھی جھوٹ بول کے ایک لحاظ سے ہماری تبلیغ بھی کر رہے ہیں۔

یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم قرآن کریم کو نہ مانیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کریں جبکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کی کتاب کہتے ہیں اور سب خیر کا سرچشمہ اسے سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کے بارہ میں آپ کا ایک الہام ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ (انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 57) کہ تمام بھلائی قرآن کریم میں ہے۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 13)

یہ کہیں نہیں فرمایا کہ میرے الہامات کو عزت دو۔ آپ کے الہامات قرآن کریم کے خادم ہیں۔ ان کی کوئی علیحدہ اور مستقل حیثیت نہیں ہے۔ جو بھی بھلائیاں ہم نے تلاش کرنی ہیں، جو بھی ہدایت ہم نے تلاش کرنی ہے، معاشرے کے کسی معاملے کے بارے میں ہم نے ہدایت لینی ہے تو وہ ہم قرآن کریم سے ہی لیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت سے الہامات ان کی وضاحت اور تشریح بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارے میں بے شمار تحریرات ہیں اور اس کے علاوہ یہ ایک الہام بھی ہے جس میں خاتم النبیین کا لفظ بھی آتا ہے۔ الہام یہ ہے کہ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ کہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن، جلد 1 صفحہ 597 حاشیہ)

اور یہ الہام مختلف وقتوں میں دو تین جگہ ہوا ہے۔ پھر یہ بھی الہام ہے کہ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ کہ ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 73)

پھر آپ اپنی کتاب ''تجلیات الٰہیہ'' میں لکھتے ہیں کہ ''اگر مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔'' (تجلیاتِ الٰہیہ، روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 411 تا 412)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع ہیں اور آپ کے الہامات بھی قرآن کریم کے تابع اور اس کی وضاحتیں ہیں۔

اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو نعوذ باللہ قرآن کریم سے افضل سمجھتے تو ہم جو آجکل دنیا میں خرچ کر کے اور اپنے پر مالی قربانیاں وارد کر کے قرآن کریم کے تراجم شائع کر رہے ہیں ان کے بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی اشاعت کرتے۔ اس وقت تک پچہتر (75) زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں اور کچھ زبانوں میں ابھی زیر کارروائی ہیں۔ ترجمہ ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ جلد شائع ہو جائیں گے۔ 111 زبانوں میں منتخب قرآنی آیات کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

بڑی بڑی اسلامی حکومتیں بتائیں اور وہ جو بڑی پیسے والی مذہبی تنظیمیں ہیں وہ تو ذرا بتائیں کہ انہوں نے کتنی زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت کی ہے؟ خاتم النبیین کے حقیقی معنی اور روح کو بھی ہم احمدی ہی سمجھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اعلان کی اشاعت بھی دنیا کے مختلف ممالک میں ان کی زبانوں میں احمدی ہی کر رہے ہیں۔ پھر بھی یہ لوگ الزام لگاتے ہیں کہ احمدی نعوذ باللہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ختم نبوت کی حقیقت کا وہ فہم اور ادراک عطا فرمایا ہے جس کے قریب بھی یہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جو ختم نبوت کا عَلم اٹھانے کے، جھنڈا اٹھانے کے دعویدار ہیں۔

آپ علیہ السلام نے اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ کیا ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں یا نہیں؟ ایک مجلس میں فرمایا: ''یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوتِ یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اُس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اُس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرتِ تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذّت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ بجز اُن لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔''

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 342، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ختم نبوت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المومنین، خاتم العارفین اور خاتم النبیین ہے اور اسی طرح پر وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں اور آپ پر نبوت ختم ہوگئی تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔'' (کسی کو مار دیا۔) ''ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے۔ یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی، وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع کر دیئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

خاتم النبیین ٹھہرے۔ اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات‘‘ (ساری تعلیمات جو ہیں) ’’وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں‘‘ (جو پہلی شریعتوں میں تھے) ’’وہ قرآن شریف پر آ کر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکتب ٹھہرا۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 341 تا 342، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے وہ حقیقت جس سے ہمارے مخالف لاعلم ہیں اور جن علماء کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں وہ انہیں اپنی گرفت سے باہر نکلنے ہی نہیں دینا چاہتے کہ اگر یہ حقیقت ان کے پیچھے چلنے والوں کو پتا چل جائے تو پھر انہوں نے مذہب کو جو کاروبار بنایا ہوا ہے وہ کاروبار ان کا نہیں چل سکے گا۔

خاتم النبیین کے معنی ایک جگہ آپ نے بیان فرمائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ختمِ نبوت کے متعلق مَیں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے بڑے معنی یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ پر ختم کیا۔ یہ موٹے اور ظاہر معنی ہیں۔ دوسرے یہ معنی ہیں کہ کمالاتِ نبوت کا دائرہ آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ قرآن نے ناقص باتوں کا کمال کیا اور نبوت ختم ہو گئی‘‘۔ (یعنی قرآن کریم کی تعلیم میں وہ تمام باتیں جو پہلے انبیاء کو دی تھیں اور انکے معیار اتنے بلند نہیں تھے ان کو اس تعلیم میں کمال تک پہنچا دیا اور آپ پر قرآن شریف کی وہ شریعت اتاری گئی اور یہاں نبوت ختم ہو گئی۔ کوئی انسان یا بشر اس سے زیادہ اور مزید کمال تک پہنچ ہی نہیں سکتا تھا جو قرآن کریم کے ذریعہ سے پہنچ گیا اور وہ آنحضرت ﷺ پر اترا فرمایا کہ) ’’اس لئے اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ (المائدۃ:4) کا مصداق اسلام ہو گیا۔ غرض یہ نشاناتِ نبوت ہیں۔ ان کی کیفیت اور کُنہ پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اصول صاف اور روشن ہیں اور وہ ثابت شدہ صداقتیں کہلاتی ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’ان باتوں میں پڑنا مومن کو ضروری نہیں۔ ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر کوئی مخالف اعتراض کرے تو ہم اس کو روک سکتے ہیں۔ اگر وہ بند نہ ہو تو ہم اس کو کہہ سکتے ہیں کہ پہلے اپنے جزوی مسائل کا ثبوت دے۔‘‘ (اس کے جو مسائل ہیں ان کا تو ثبوت دے کہ وہ کس طرح حل کر رہا ہے) فرمایا کہ ’’الغرض مُہرِ نبوت آنحضرت ﷺ کے نشان نبوت میں سے ایک نشان ہے۔‘‘ (یعنی آپ کا خاتم النبیین ہونا آپ کے نشانات میں سے ایک نشان ہے) ’’جس پر ایمان لانا ہر مسلمان مومن کو ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 286 تا 287، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اگر کوئی ختم نبوت کا منکر ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر وہ مسلمان ہی نہیں۔ پھر وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پھر ختم نبوت کے مقام اور اسلام کی برتری اور دوسرے مذاہب پر اس کی کیا فوقیت ہے، اس کو ثابت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’ختم نبوت کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جہاں پر دلائل اور معرفت طبعی طور پر ختم ہو جاتے ہیں وہ وہی حد ہے جس کو ختم نبوت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ملحدوں کی طرح نکتہ چینی کرنا بے ایمانوں کا کام ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’ہر بات میں بیّنات ہوتے ہیں۔‘‘ (کھلی کھلی باتیں ہوتی ہیں۔) ’’اور ان کا سمجھنا معرفتِ کاملہ اور نورِ بَصر پر موقوف ہے‘‘۔ (انسان کو کامل معرفت ہو، دین کا علم ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور بھی ملا ہو تبھی یہ سب چیزیں سمجھ آ سکتی ہیں۔) فرمایا کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ایمان اور عرفان کی تکمیل ہوئی۔ دوسری قوموں کو روشنی پہنچی۔ کسی اور قوم کو بیّن اور روشن شریعت نہیں ملی۔ اگر ملتی تو کیا وہ عرب پر اپنا کچھ بھی اثر نہ ڈال سکتی۔‘‘ (باقی قوموں کو کامل شریعت ملی ہی نہیں۔ جو نبی آئے تھے وہ اپنے اپنے علاقے کیلئے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دلیل ہے کہ عربوں کو خدا تعالیٰ کے بارے میں یا دین کے بارے میں کچھ نہیں پتا تھا اور جن کے علم میں بھی تھا، جن کے رابطے بھی تھے انہوں نے بھی نہیں مانا اس لئے کہ کامل شریعت نہیں تھی، کامل روشنی نہیں تھی۔ اگر پہلے دینوں میں کامل روشنی ہوتی تو عربوں پر بھی اثر پڑنا چاہئے تھا) فرمایا کہ ’’عرب سے وہ آفتاب نکلا کہ اُس نے ہر قوم کو روشن کیا اور ہر بستی پر اپنا نور ڈالا‘‘ (لیکن یہ آنحضرت ﷺ کا مقام ہے۔ آپ وہ روشن سورج ہیں جنہوں نے ہر قوم کو روشن کیا۔ ہر جگہ ہر کونے میں ہر شہر میں آپ کا نور پہنچا۔ فرمایا کہ) ’’یہ قرآن کریم ہی کو فخر حاصل ہے کہ وہ توحید اور نبوت کے مسئلے میں کُل دنیا کے مذاہب پر فتح یاب ہو سکتا ہے۔‘‘ (توحید اور نبوت کے جو مسائل اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں وہ ایسے دلائل ہیں جو پہلے کسی مذہب کو دیئے نہیں گئے۔ پس یہ مطلب ہے کہ شریعت کامل ہو گئی اور آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء کہلائے۔) فرمایا کہ ’’یہ فخر کا مقام ہے کہ ایسی کتاب مسلمانوں کو ملی ہے۔ جو لوگ حملہ کرتے ہیں اور تعلیم و ہدایتِ اسلام پر معترض ہوتے ہیں وہ بالکل کور باطنی اور بے ایمانی سے بولتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 283، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اسلام ہی ہے جو عرب سے نکلا اور دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا اور آج تک اپنی اصل تعلیم کے ساتھ دنیا کے ہر کونے میں پھیل رہا ہے اور آج جماعت احمدیہ اپنی تمام تر طاقتوں اور وسائل کے ساتھ توحید اور نبوت کے مقام کو دنیا کے ہر قصبہ اور گاؤں اور گلی میں پھیلا رہی ہے۔ پس ہم ہیں جو ختم نبوت کا اور آپ پر اتری ہوئی شریعت کا صحیح ادراک رکھنے والے ہیں۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں جنہوں نے دوسرے مذاہب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں کھول کر بتایا اور نہ صرف آپؐ کا مقام بتایا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ پہلے تمام انبیاء کی تعلیم اس قدر تبدیل ہو چکی ہے کہ ان نبیوں کے مقام اور سچائی کا پتا نہیں چل سکتا کہ وہ سچے بھی تھے یا نہیں۔ یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مقام ہے جو پہلے انبیاء کی حقیقت اور سچائی بتائی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ’’تعلیم وہی کامل ہو سکتی ہے جو انسانی قُویٰ کی پوری مربی اور متکفل ہو۔ نہ یہ کہ ایک ہی پہلو پر واقع ہوئی ہو۔ انجیل کی تعلیم کو دیکھو کہ وہ کیا کہتی ہے اور اس کے بالمقابل قُویٰ کیا تعلیم دیتے ہیں؟ انسانی قُویٰ اور فطرت خدا تعالیٰ کی فعلی کتاب ہے۔‘‘ (انسان کے جو قویٰ ہیں اس کی جو فطرت ہے وہ خدا تعالیٰ کی کتاب کا ایک عملی اظہار ہے۔) ’’پس اس کی قولی کتاب جو کتاب اللہ کہلاتی ہے یا اسے تعلیم الٰہی کہو اس کی ساخت اور بناوٹ کے مخالف اور متضاد کیونکر ہو گی؟ (اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو اس کی قولی کتاب ہے جو ہدایت اتاری ہے جو تعلیم دی ہے وہ قرآن کریم ہے۔ کتاب اللہ کہلاتی ہے۔ اور فطری تعلیم جو انسانی حالتیں ہیں وہ اس کے خلاف نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ نے فرمایا کہ انسان کی جو فطرت ہے اور انسانی قویٰ کی جو حالت اور طاقت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی فعلی کتاب ہے اور شریعت اس کی قولی کتاب ہے۔) فرمایا ’’اسی طرح پر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو انبیاء سابقین کے اخلاق، ہدایات، معجزات اور قوت قدسیہ پر اعتراض ہوتے مگر حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آ کر ان سب کو پاک ٹھہرایا۔‘‘ (پہلے سب انبیاء کو تصدیق کیا۔) ’’اس لئے آپ کی نبوت کے نشانات سورج سے زیادہ روشن ہیں اور بے انتہا اور بے شمار ہیں۔ پس آپ کی نبوت یا نشاناتِ نبوت پر اعتراض کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ دن چڑھا ہوا ہو اور کوئی احمق نابینا کہہ دے کہ ابھی تو رات ہی ہے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ دوسرے مذاہب تاریکی ہی میں رہتے اگر اب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے۔ ایمان تباہ ہو جاتا اور زمین لعنت اور عذابِ الٰہی سے تباہ ہو جاتی۔ اسلام شمع کی طرح منور ہے جس نے دوسروں کو بھی تاریکی سے نکالا ہے۔ توریت کو پڑھو تو بہشت اور دوزخ کا پتا ہی ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ انجیل کو دیکھو تو توحید کا نشان نہیں ملتا۔ اب بتلاؤ کہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ دونوں کتابیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے تھیں اور ہیں لیکن ان میں کون سی روشنی مل سکتی ہے۔ سچی روشنی اور حقیقی نور جو نجات کے لئے مطلوب ہے وہ اسلام ہی میں ہے۔ توحید ہی کو دیکھو کہ جہاں سے قرآن کو کھولو وہ ایک شمشیرِ برہنہ نظر آتا ہے کہ شرک کی جڑ کاٹ رہا ہے۔ ایسا ہی نبوت کے تمام پہلو ایسے صاف اور روشن نظر آتے ہیں کہ ان سے بڑھ کر ممکن نہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 282 تا 283، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے ختم نبوت کا وہ اِدراک جو آپ نے ہمیں دیا۔ آجکل کے علماء آپس میں تو ایک دوسرے پر الزام تراشیاں کر رہے ہیں لیکن یہ جرأت نہیں کہ دوسرے مذاہب کو ان کا چہرہ دکھا کر ان کی کمزوریاں دکھائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برتری ثابت کریں۔ یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت اور علم کی وجہ سے جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی نظر میں ہم کافر اور یہ مومن۔

اپنے دعوے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے، اپنی ایک کتاب میں وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے؟ اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ مَیں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں؟ صاحبِ انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔‘‘ (یعنی پھر اس کو کافر نہیں بناتا۔) ’’مگر مَیں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔ لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے ان کو مَیں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا‘‘۔ (اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ہے اس لئے میں چھپا نہیں سکتا۔) ’’لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مُرسَل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے اور اصل حقیقت جسکی میں علی رؤوس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔ وَمَنۡ قَالَ بَعۡدَ رَسُوۡلِنَا وَسَیِّدِنَا اِنِّیۡ نَبِیٌّ اَوۡ رَسُوۡلٌ عَلٰی وَجۡہِ الۡحَقِیۡقَۃِ وَالۡاِفۡتِرَآءِ وَتَرَکَ الۡقُرۡاٰنَ وَاَحۡکَامَ الشَّرِیۡعَۃِ الۡغَرَّآءِ فَھُوَ کَافِرٌ کَذَّابٌ۔‘‘ فرمایا کہ ’’غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت ﷺ کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ ملحد بے دین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدّل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذّاب کا بھائی ہے اور اسکے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔ ایسے خبیث کی نسبت کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قرآن شریف کو مانتا ہے۔‘‘ (انجام آتھم، روحانی خزائن، جلد 11، صفحہ 27 تا 28 حاشیہ)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور آپؐ کی شریعت پر چلتے ہوئے جس کو اللہ تعالیٰ یہ اعزاز دیتا ہے اس کو تو اعزاز مل سکتا ہے دوسرے کو نہیں۔ اور نہ ہی کوئی آپ کی غلامی سے باہر جا کر مسلمان کہلا سکتا ہے۔ پھر مزید وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’ہم مسلمان ہیں اور ہم خدا تعالیٰ کی کتاب فرقان مجید پر ایمان لاتے ہیں اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ خدا تعالیٰ کے نبی اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ آپ بہترین دین لے کر آئے۔ اور اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جس کی تربیت آپ (ﷺ) کے فیضان سے ہوئی ہو‘‘۔ (جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوئی) ’’اور جس کا ظہور آپ کی پیشگوئی کے مطابق ہوا اور اللہ تعالیٰ اس اُمّت کے اولیاء کو اپنے مکالمات اور مخاطبات سے مشرّف کرتا ہے اور انہیں انبیاء کے رنگ سے رنگین کیا جاتا ہے لیکن وہ حقیقی طور پر نبی نہیں ہوتے۔ کیونکہ قرآن کریم نے شریعت کی تمام ضروریات کو پورا کر دیا ہے اور ان کو فہمِ قرآن عطا کیا جاتا ہے لیکن وہ نہ تو قرآن کریم میں کسی قسم کا اضافہ کرتے ہیں اور نہ اس میں کوئی کمی کرتے ہیں اور جس شخص نے قرآن کریم میں کوئی اضافہ کیا یا کوئی حصہ کم کیا تو وہ شیطانِ فاجر ہے۔

اور ختمِ نبوت سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کے سب رسولوں اور نبیوں سے افضل ہیں تمام کمالاتِ نبوت ختم ہو گئے ہیں۔ اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ (ﷺ) کے بعد نبوت کے مقام پر وہی شخص فائز ہو سکتا ہے جو آپ (ﷺ) کی اُمّت میں سے ہو اور آپ کا کامل پیرو ہو اور اس نے تمام کا تمام فیضان آپ (ﷺ) ہی کی روحانیت سے پایا ہو اور آپ کے نور سے منوّر رہا ہو۔ اس مقام میں کوئی غیریت نہیں اور نہ ہی یہ غیرت کی جگہ ہے۔ اور یہ کوئی علیحدہ نبوت نہیں اور نہ ہی یہ مقام حیرت ہے۔ بلکہ یہ احمد مجتبیٰ ہی ہے جو دوسرے آئینے میں ظاہر ہوا

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ہے۔اور کوئی شخص اپنی تصویر پر جسے اللہ نے آئینہ میں دکھایا ہو غیرت نہیں کھاتا۔ کیونکہ شاگردوں اور بیٹوں پر غیرت جوش میں نہیں آتی۔ پس جو شخص نبی کریم ﷺ سے فیض پاکر اور آپ (ﷺ) میں فنا ہو کر آئے وہ درحقیقت وہی ہے کیونکہ وہ کامل فنا کے مقام پر ہوتا ہے اور آپ کے رنگ میں ہی رنگین اور آپ کی ہی چادر اوڑھے ہوتا ہے اور آپ (ﷺ) سے ہی اس نے اپنا روحانی وجود حاصل کیا ہوتا ہے۔ اور آپ (ﷺ) کے فیض سے ہی اس کا وجود کمال کو پہنچا ہوتا ہے۔ اور یہی وہ حق ہے جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات پر گواہ ہے۔ اور لوگ نبی کریمؐ کا حسن ان تابعین کے لباس میں دیکھتے ہیں جو اپنی کمال محبت و صفائی کی وجہ سے آپ کے وجود میں فنا ہو گئے۔ اور اس کے خلاف بحث کرنا جہالت ہے کیونکہ یہ تو آپ کے ابتر نہ ہونے کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثبوت ہے۔ اور تدبّر کرنے والوں کے لئے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ اور آپ (ﷺ) جسمانی طور پر تو مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اپنی رسالت کے فیضان کی رُو سے ہر اس شخص کے باپ ہیں جس نے روحانیت میں کمال حاصل کیا۔ اور آپ تمام انبیاء کے خاتَم اور تمام مقبولوں کے سردار ہیں۔ اور اب خدا تعالیٰ کی درگاہ میں وہی شخص داخل ہو سکتا ہے جس کے پاس آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مُہر کا نقش ہو اور آپ کی سنّت پر پوری طرح سے عامل ہو۔ اور اب کوئی عمل اور عبادت آپ (ﷺ) کی رسالت کے اقرار کے بغیر اور آپ کے دین پر ثابت قدم رہنے کے بِدُوں خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں ہوگی۔ اور جو آپ (ﷺ) سے الگ ہو گیا اور اس نے اپنے مقدور اور طاقت کے مطابق آپ کی پیروی نہ کی وہ ہلاک ہو گیا۔ آپ کے بعد اب کوئی شریعت نہیں آسکتی اور نہ کوئی آپ کی کتاب اور آپ کے احکام کو منسوخ کر سکتا ہے اور نہ کوئی آپ کے پاک کلام کو بدل سکتا ہے۔ اور کوئی بارش آپ کی موسلا دھار بارش کی مانند نہیں ہو سکتی۔'' (یعنی روحانی بارش۔) ''اور جو قرآن کریم کی پیروی سے ذرہ بھر بھی دُور ہوا وہ ایمان کے دائرے سے خارج ہو گیا۔ اور اس وقت تک کوئی شخص ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک وہ ان تمام باتوں کی پیروی نہ کرے جو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہیں۔ اور جس نے آپ (ﷺ) کے وصایا میں سے کوئی چھوٹی سی وصیت بھی ترک کر دی تو وہ گمراہ ہو گیا۔ اور جس نے اِس اُمّت میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ خیر البشر محمد مصطفیٰ کا ہی تربیت یافتہ ہے اور آپ (ﷺ) کے اُسوۂ حسنہ کے بغیر ہیچ محض ہے۔'' (کوئی حیثیت نہیں اس کی) ''اور یہ کہ قرآن کریم خاتم الشرائع ہے تو وہ ہلاک ہو گیا۔ اور وہ کافروں اور فاجروں میں جا ملا۔ اور جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ وہ آپ (ﷺ) ہی کی اُمّت میں سے ہے اور یہ کہ جو کچھ اس نے پایا ہے وہ آپ (ﷺ) ہی کے فیضان سے پایا ہے اور یہ کہ وہ آپ (ﷺ) ہی کے باغ کا ایک پھل اور آپ ہی کی موسلا دھار بارش کا ایک قطرہ اور آپ (ﷺ) ہی کی روشنی کی ایک کرن ہے تو وہ ملعون ہے۔ اور اس پر اور اس کے ساتھیوں پر اور اس کے اَتباع اور مددگاروں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو''۔ (تو یہ لعنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اوپر یا جماعت پر تو نہیں بھیج رہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو سب سے زیادہ روحانی فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا اور آپ ہی اس مقام پر پہنچے جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی اِتّباع میں غیر شرعی نبوت کا اعزاز دیا۔) آپ فرماتے ہیں: ''آسمان کے نیچے محمد مجتبیٰ ﷺ کے سوا ہمارا کوئی نبی نہیں اور قرآن کریم کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں اور جس نے بھی اس کی مخالفت کی وہ اپنے آپ کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے گیا۔'' (مواہب الرحمان، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 285 تا 287، عربی سے اردو ترجمہ، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ، سورۃ الاحزاب زیر آیت 41، جلد 3، صفحہ 699 تا 701)

آپ نے بیشمار جگہ کھول کھول کر ختم نبوت کی حقیقت اور اس کے مقام اور اس کے مقابل اپنے مقام اور حیثیت کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر مسلمان دین پر قائم ہوتے اور آنحضرت ﷺ کے حقیقی متبع ہوتے تو میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ''دنیا کی مثالوں میں سے ہم ختمِ نبوت کی مثال اس طرح پر دے سکتے ہیں کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر آکر اس کا کمال ہو جاتا ہے جبکہ اسے بدر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح پر آنحضرت ﷺ پر آکر کمالاتِ نبوت ختم ہو گئے۔ جو لوگ یہ مذہب رکھتے ہیں کہ نبوت زبردستی ختم ہو گئی اور آنحضرت ﷺ کو یونس بن متّی پر بھی ترجیح نہیں دینی چاہئے انہوں نے اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں اور آنحضرت ﷺ کے فضائل اور کمالات کا کوئی علم ہی اُن کو نہیں ہے۔ باوجود اس کمزوریٔ فہم اور کمیٔ علم کے ہم کو کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں''۔ (خود تو ان کو سمجھ نہیں آئی لیکن ہمیں کہتے ہیں کہ ہم ختم نبوت کے منکر ہیں) فرمایا کہ ''مَیں ایسے مریضوں کو کیا کہوں اور ان پر کیا افسوس کروں۔ اگر ان کی یہ حالت نہ ہو گئی ہوتی اور وہ حقیقتِ اسلام سے بکلّی دُور نہ جا پڑے ہوتے''۔ (آجکل مسلمانوں کی یہ جو حالت ہے اگر یہ نہ ہوئی ہوتی اور ان کو اسلام کی حقیقت کا کوئی پتا ہی نہیں۔ اس سے دور نہ ہٹ گئے ہوتے تو فرمایا) ''تو پھر میرے آنے کی ضرورت کیا تھی؟'' (اگر ان میں ایمان سلامت ہوتا اور ان کی روحانیت صحیح ہوتی تو فرمایا تو پھر میرے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟) ''ان لوگوں کی ایمانی حالتیں بہت کمزور ہو گئی ہیں اور وہ اسلام کے مفہوم اور مقصد سے محض ناواقف ہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ اہلِ حق سے عداوت کرتے جس کا نتیجہ کافر بنا دیتا ہے۔'' (ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 342 تا 343، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

یعنی جو حق پر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے اور آنحضرت ﷺ پر کامل ایمان و یقین رکھتا ہے اس سے عداوت و دشمنی کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی کہ کی جاتی۔ حضرت مسیح موعودؑ سے دشمنی کی جاتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے سے دشمنی کرنا پھر کافر بنا دیتا ہے۔ پس یہ لوگ کیونکہ ہمیں کافر کہتے ہیں اور مسلمان کلمہ گو کو کافر کہنے والا اسے دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ خود آنحضرت ﷺ کی حدیث بھی اس بارہ میں ہے۔

(سنن ابی داوٗد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ، حدیث 4687)

پس یہ لوگ جو ہمیں کافر کہتے ہیں خود اس الزام کے نیچے آجاتے ہیں اس لئے ہمدردی کے جذبے سے ہم ان کلمہ گوؤں سے یہی کہتے ہیں کہ اپنی حالتوں پر رحم کرو اور دیکھو اور سمجھو کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے اور کیا کہہ رہا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ چند حوالے جو مَیں نے پیش کئے ہیں کاش یہ شریف الطبع مسلمانوں کے لئے ہدایت کا باعث بن جائیں اور وہ ہم پر الزام لگانے کی بجائے اپنی حالتوں کو دیکھیں۔

پاکستان کی اسمبلی میں قانون بنانے کے الفاظ کے بارے میں ان کے جو آپس کے معاملات طے تھے ان کے طے ہو جانے کے بعد پھر چند دن پہلے ایک ممبر اسمبلی نے بلاوجہ ایک اشتعال دلانے والی تقریر کی ہے۔ یہ صرف اسمبلی کے ممبران کو جھوٹی غیرت دلانے کے لئے نہیں تھی بلکہ اس کے ساتھ ہی عوام کو بھڑکانے اور ملک میں فساد پیدا کرنے کی ایک کوشش تھی تاکہ احمدیوں کے خلاف سارے اٹھ کھڑے ہوں۔ اور اس کی یہ بھی کوشش تھی کہ اپنے آپ کو ملک کا بڑا وفادار لیڈر ثابت کرے تاکہ اس کی سیاسی زندگی کو شاید کوئی نئی زندگی مل جائے۔ لیکن اس پر وہاں کے بعض عقل رکھنے والے سیاستدانوں اور میڈیا کے لوگوں نے اور شریف طبقے نے ناپسندیدگی کا اظہار بھی کیا ہے۔ اس لئے ہمیں اس لحاظ سے بھی امید رکھنی چاہئے کہ پاکستان میں شرفاء کا ایسا طبقہ ہے جس نے غلط کام کے خلاف آواز اٹھانا شروع کر دی ہے اور ان لوگوں نے پھر اس کو حقائق بھی بتائے کہ تم جو جو اعتراض کر رہے ہو اس میں حقیقت کیا ہے؟

اپنی طرف سے بڑا میدان مارنے والے اس ممبر اسمبلی نے کہا کہ ہماری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ قائداعظم یونیورسٹی میں فزکس ڈیپارٹمنٹ کا نام ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نام پر رکھا جائے کیونکہ وہ کافر ہیں۔ وہ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے۔

ان کو یہ سوچنا چاہئے جس نے یہ نام رکھا ہے وہ بھی تو خود ان کی اپنی ہی پارٹی کے وزیراعظم تھے اور صدر تھے۔ اور یہی نہیں بلکہ اس ممبر اسمبلی کے سسر بھی ہیں۔ اس وقت کیوں نہ غیرت دکھائی اور اس وقت کیوں نہ غیرت کا اظہار کیا جب یہ سب کچھ رکھا جا رہا تھا۔ صرف اس لئے کہ اب کیونکہ اس پارٹی پر الزام لگ رہا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں بچانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ احمدیوں کے خلاف جو کچھ منہ میں آتا ہے بولتے چلے جاؤ۔

باقی جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ نام رکھا ہے یا نہیں رکھا۔ بلکہ جس دن یہ نام رکھا گیا تھا اسی دن ڈاکٹر سلام مرحوم کے قریب ترین جو لوگ ہیں، ڈاکٹر سلام صاحب مرحوم کے بیٹے نے اور ان کی تمام اولاد نے وزیراعظم پاکستان کو خط لکھا تھا جس کا جواب نہیں آیا کہ ہمیں حیرت ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بیس سال کے بعد پاکستان کی حکومت کو یہ خیال آیا کہ پاکستان کے اس نامور سائنسدان کے نام پر کسی ڈیپارٹمنٹ کا نام رکھا جائے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ باوجود اس کے کہ میرے باپ کو پاکستان کے آئین نے غیر مسلم قرار دیا تھا اور اس بات کا انہیں صدمہ بھی تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنی پاکستانی شہریت نہیں چھوڑی بلکہ ان کو برطانیہ، اٹلی حتی کہ انڈیا کی طرف سے بھی شہریت دینے کی پیشکش ہوئی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ مَیں ہمیشہ سے پاکستان کا وفادار تھا اور ہمیشہ پاکستان کا وفادار رہوں گا اور اس کی بہتری کیلئے ہمیشہ کوشش کرتا رہوں گا اور وہ کرتے بھی رہے۔ بہرحال خلاصہ یہ کہ ڈاکٹر سلام صاحب کے بچوں نے اُس وقت کے وزیراعظم پاکستان کو لکھا تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں جماعت احمدیہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تعلق ہے۔ ہم نے مسیح موعود کو مانا ہے۔ اس لئے ہم جو سلام خاندان کے افراد ہیں، ڈاکٹر سلام کے جو بچے ہیں، حکومت کے اس فیصلے پر خوشی کے اظہار کے بجائے اس لئے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے حقوق پاکستان میں ادا نہیں کئے جا رہے۔ جو ہم کہتے ہیں وہ ہمیں سمجھا نہیں جاتا۔ اپنے آپ کو اس سے disassociate کرتے ہیں۔ تو یہ تو ڈاکٹر سلام صاحب کے بچوں کا ردّ عمل تھا۔

اگر پاکستان کی اسمبلی یہ نام بدلنا چاہتی ہے تو بڑی خوشی سے بدلے۔ سلام خاندان کو یا جماعت احمدیہ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پھر کہتے ہیں کہ احمدیوں کو فوج میں بھرتی نہیں کرنا چاہئے۔ آج تک کی پاکستان کی تاریخ تو یہ بتاتی ہے کہ احمدی جتنے بھی فوج میں گئے انہوں نے ملک کی خاطر ہر قربانی دی۔ عام طور پر سپاہی یا جونیئر کمشنڈ افسر یا زیادہ سے زیادہ کرنل میجر تک کے لوگ قربانیاں دیتے ہیں۔ لیکن احمدی وہ ہیں جن کے لوگ جنرل کے رینک تک بھی پہنچے تو اگلے مورچوں پر رہے اور شہید بھی ہوئے تو احمدی جنرل۔ اس کو آجکل پاکستانی میڈیا بھی زیر بحث لا رہا ہے۔ حقائق سامنے ہیں۔ وہ کہتے ہیں تم یہ کیا باتیں کرتے ہو اور انہوں نے پھر جنرل اختر کے، جنرل علی کے نام لئے۔ میڈیا میں نام لیا جا رہا ہے جنرل افتخار کا جو شہید ہوئے تھے اور یہ ممبر صاحب جنہوں نے بڑی دھوآں دار تقریر کی تھی یہ تو فوج میں کیپٹن کے عہدے تک پہنچے اور پھر وزیراعظم یا وزیراعلیٰ کا داماد بننے کی وجہ سے فوج سے استعفیٰ دے دیا اور پیسے کی دوڑ میں شامل ہو گئے اور سیاست میں آگئے۔ اگر حبّ الوطنی کا جذبہ تھا تو پھر ان کو فوج میں رہنا چاہئے تھا اور ملک کی خاطر قربانی دینی چاہئے تھی۔

اسی طرح احمدیوں پر یہ اعتراض کئے جاتے ہیں کہ یہ قوم کی خدمت نہیں کرتے۔ یہ قوم کے وفادار نہیں ہیں۔ لیکن مَیں پورے وثوق سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج پاکستان میں احمدی ہی ہیں جو حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان پر یقین رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ اپنا جان مال قربان کرنے والے ہیں اور کر رہے ہیں۔ سیاسی دکانداری چمکانے کے لئے صرف تقریریں کرنے والے نہیں ہیں اور نہ ہمارا سیاست سے کوئی تعلق ہے۔ ہم مذہب کی خاطر جان دینے والے تو ہیں لیکن مذہب کے نام پر سیاست چمکانے والے اور مذہب کے نام پر خون کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو مانتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں اور آپ کی ناموس کی خاطر ہر قربانی دیتے ہیں اور دینے کے لئے تیار ہیں اور دے رہے ہیں اور انشاء اللہ دیتے رہیں گے۔ ہر پاکستانی احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ یہ دعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کو جس کی خاطر احمدیوں نے بڑی قربانیاں بھی دی ہیں اور ابتدا سے لے کر اب تک قربانیاں دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ سلامت رکھے اور ظالم جابر لیڈروں اور مفاد پرست علماء سے اسے بچائے اور دنیا کے آزاد اور باوقار ملکوں میں پاکستان کا بھی شمار ہونے لگے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

''مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

''زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مارچ 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم محمد سلمان صاحب (3)

گزشتہ دو قسطوں میں ہم نے مکرم محمد سلمان صاحب آف سیریا حال جرمنی کے احمدیت کی طرف سفر کی داستان کا بڑا حصہ پیش کیا تھا۔ اس قسط میں ان کے اس ایمان افروز سفر کے باقی واقعات پیش کئے جائیں گے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ: عرب دنیا کے بڑے بڑے علماء کی احمدیت کے عقائد کے بارہ میں کذب بیانی کا بھانڈا پھوٹنے کے بعد حق کو پہچان کر بیعت کا فیصلہ کرنا میرے لئے خاصا آسان ہوگیا۔

پیاس بجھ گئی

ابھی بیعت کا فیصلہ کیا تھا کہ ایک رؤیا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھا دیا کہ میرا قدم حق پر ہے اور جو راستہ میں نے اختیار کیا ہے اسے خدا تعالیٰ کی تائید حاصل ہے۔

میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں خانہ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں۔ میرا دل خوشی سے پھولے نہیں سما رہا۔ میں خانہ کعبہ کو دیکھتے ہی اس کی طرف والہانہ دوڑنا شروع کردیتا ہوں۔ وہاں دیکھتا ہوں کہ خلاف معمول طواف کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ میں بھی فوراً طواف کرنا چاہتا ہوں لیکن خیال آتا ہے کہ پہلے وضو کر لوں، چنانچہ میں خانہ کعبہ کے بالمقابل پینے کے پانی کی ایک جگہ پر جاتا ہوں تو وہاں پر ایک ٹونٹی نظر آتی ہے۔ ہمارے علاقوں میں ایسی ٹونٹی میں اکثر پانی نہیں ہوتا اس لئے اسے دیکھتے ہی مَیں دل میں کہتا ہوں کہ خدا کرے کہ اس میں پانی آتا ہو۔ وہاں پہنچ کر جب مَیں ٹونٹی کو کھولتا ہوں تو خلافِ توقع اس میں سے فوّارے کی طرح پانی نکلنا شروع ہوجاتا ہے۔ مجھے شدید پیاس لگی ہوتی ہے اور میں تادیر ٹھنڈا اور میٹھا پانی پیتا رہتا ہوں یہاں تک کہ سیراب ہوجاتا ہوں۔ اور اسی دوران میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

بیعت اور اس کی برکات

اس کے بعد میں نے انٹرنیٹ کے ذریعہ اپنی اور اپنے جڑواں بھائی کی بیعت ارسال کردی، اور جلد ہی ہمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے بیعت کا جوابی خط بھی موصول ہوگیا، جس میں لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ بیعت کے بعد بے شمار برکات سے نوازے گا۔

ان کلمات کی صداقت کو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور بیعت کے بعد بے شمار برکات کا مشاہدہ کیا۔ مثلاً ہمارے معاشرے میں دہریت کی ہوا بڑے زور شور سے چل رہی تھی اور ہمارے خاندان کے بعض افراد بھی اس کا شکار ہوگئے تھے۔ دہریت کی اس رَو کو تقویت دینے کے لئے اسلام مخالف عناصر ایسے خیالات پھیلا رہے تھے کہ ایک نوجوان مسلمان کے پاس ان کا مقابلہ کرنے یا ان کا جواب دینے کی سکت نہ تھی۔ مثلاً یہ کہا جاتا تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے زمانے کے مصلح تھے اور جو تعلیم وہ لے کر آئے وہ اس زمانے اور علاقے کے لئے تھی اور آج اس تعلیم پر عمل ممکن نہیں ہے۔ مثلاً آج کے ترقی یافتہ دور میں جہاد بالسیف ناممکن ہے، کیونکہ ایسے خطرناک ہتھیار بن گئے ہیں کہ جن کا مقابلہ تلوار سے ناممکن ہے جبکہ ساری مسلمان امّت جہاد کی فرضیت کی قائل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسے امور کے قائل ہیں جن کی تطبیق آج کے معاشرہ میں ناممکن ہے۔

قریب تھا کہ ہم ان خیالات کے زیر اثر آجاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں وقت کے امام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس نے فلسفۂ جہاد کی ایسی تشریح فرمائی جو آج کے زمانے کے لحاظ سے بھی اسی طرح قابل عمل ہے جیسے اسلام کی ابتدا میں تھی۔ اس بات نے ہمیں دہریت کی رَو میں بہنے سے بچالیا۔

رؤیائے صالحہ سے رہنمائی

جہاں تک رؤیائے صالحہ کا تعلق ہے تو قبول احمدیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص کرم فرمایا ہے کہ وہ اہم امور کے بارہ میں واضح رؤیائے صالحہ کے ذریعہ راہنمائی فرماتا ہے۔ قبل ازیں مجھے خبر بھی نہ تھی کہ خدا تعالیٰ کے اپنے بندوں سے کلام اور ان کی راہنمائی کا یہ بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس سلسلہ میں میرے ساتھ بہت سے عجیب وغریب واقعات پیش آئے ہیں، ایک واقعہ بطور خاص پیش خدمت ہے۔

ہوا یوں کہ جب ہم نے سیریا کے خراب حالات کی وجہ سے جرمنی کی طرف ہجرت کرنے کا سوچا تو سفر سے ایک روز قبل مَیں نے اور میرے بھائی نے ایک ہی رؤیا دیکھا۔ یہ بات بھی عجیب تھی۔ اور جب ہم نے اپنے ایک خالہ زاد کو یہ رؤیا سنایا تو اس نے کہا کہ یہ سفر تمہارے لئے مبارک ہوگا اور اس رؤیا کے مطابق اکرم (میرے جڑواں بھائی) کو راستے میں تکلیف دِہ صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن اس کی وجہ سے سفر پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔

عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے ساتھ بالکل ایسے ہی ہوا۔ جب ہم سیریا سے ترکی کی حدود میں داخل ہونے لگے تو وہاں پر غیر قانونی تارکین وطن کا داخلہ روکنے کے لئے حکومت نے خندقیں کھودی ہوئی تھیں۔ ہمیں اس کی خبر نہ تھی چنانچہ رات کی تاریکی میں میرا بھائی اکرم وہاں پر ایک خندق میں جاگرا اور اس کی پسلیوں پر شدید چوٹیں آئیں تاہم اللہ تعالیٰ نے اسے بچالیا اور کوئی فریکچر نہیں ہوا اور اس نے کسی قدر میری مدد کے ساتھ سفر جاری رکھا۔

جائے امان اور حصارِ عافیت

ہم جرمنی پہنچے تو قانونی کارروائی کے بعد ہمیں ایک علاقے میں منتقل کردیا گیا جس کے بارہ میں ہمیں بعد میں بتایا گیا کہ یہاں جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ منعقد ہوتا ہے جس میں تقریباً چالیس ہزار احمدی شامل ہوتے ہیں۔ مَیں نے تو زندگی میں چالیس احمدیوں کو ایک ساتھ نہیں دیکھا تھا اس لئے چالیس ہزار احمدیوں کو اکٹھا دیکھنے کیلئے میرا دل مچلنے لگا۔ پھر یہی نہیں بلکہ مجھے بتایا گیا کہ اس جلسہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس شرکت فرماتے ہیں اور ہر ایک ان کا دیدار کرسکتا ہے۔

مَیں نے سوچا کہ ہمیں اور کیا چاہئے۔ دنیوی اعتبار سے بھی ہمیں جائے اَمان مل گئی اور دینی اعتبار سے بھی ہم عافیت کے حصار میں آبیٹھے۔ اس سے بڑی برکت اور کیا ہوگی۔

عقل تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

جب مَیں نے یہ سفر شروع کیا تو میرا خیال تھا کہ میری عقل اس سفر میں میری راہنمائی کرے گی لیکن مجھے معلوم ہوا کہ اگر خدا تعالیٰ کا فضل اور لطف نہ ہو تو محض عقل پر بھروسہ کرکے راہ ہُدیٰ تک رسائی ناممکن ہے۔ میرا یہ سفر ابھی ختم نہیں ہوا بلکہ قبول احمدیت کے بعد میرے روحانی دنیا کے سفر کی ابتدا ہوئی ہے اور یہ ایسا سفر ہے جو تاحیات جاری رہے گا۔

آج بفضلہٖ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ دل سے احمدی ہوچکی ہیں اور میری بہن اور میرے ایک بھائی کے دل میں احمدیت کی عزت واحترام قائم ہوچکا ہے۔ اور میرے والد صاحب کا دل بھی احمدیت کی طرف مائل ہے۔

مَیں اکثر اپنے خالہ زاد معتز القرق صاحب کیلئے بھی دعا کرتا ہوں جس کی مدد اور راہنمائی شامل حال رہی اور اللہ تعالیٰ نے معرفت حق کا راستہ ہمارے لئے آسان بنادیا۔

......☆......☆......☆......

مکرم اکرم سلمان صاحب

جیسا کہ قارئین کرام یہ جان چکے ہیں کہ مکرم محمد سلمان نے احمدیت کے بارہ میں طویل تحقیق کی اور بالآخر ان کے جڑواں بھائی مکرم اکرم سلمان صاحب بھی ان کے ساتھ شامل ہوگئے اور دونوں بیعت کرکے امام الزمان کی غلامی میں آگئے۔ مکرم محمد سلمان صاحب کی زبانی اس ایمان افروز سفر کا احوال بیان کرنے کے بعد اب چند واقعات مکرم اکرم سلمان صاحب کی زبانی بھی پیش ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ: ہمارے خالہ زاد احمدی تھے اور وہ جب بھی ہمارے گھر آتے تو اس کے اور ہمارے والدین کے مابین دینی موضوعات پر گرماگرم بحثیں شروع ہوجاتیں۔ میں ان امور میں بہت کم دلچسپی لیتا تھا جبکہ میرا بھائی محمد سلمان نہ صرف ان بحثوں میں حصہ لیتا بلکہ ہمارے خالہ زاد سے سوال جواب بھی کرلیتا تھا۔ 2008 میں ہماری عمر 15 سال ہوگئی۔ اس وقت مَیں نے محسوس کیا کہ میرا بھائی رفتہ رفتہ میرے خالہ زاد کے خیالات کے زیر اثر آتا جارہا ہے۔ مَیں نے اسے جماعت سے دُور کرنے کی خاطر دجّال، حیات مسیح اور ختم نبوت وغیرہ جیسے مسائل کے بارہ میں انٹرنیٹ سے مولویوں کے مضامین پڑھنے اور ان کے لیکچرز کی ویڈیو دیکھنا شروع کردیں۔ میرا مقصد یہ تھا کہ میں ان موضوعات کے بارہ میں دلائل سے مسلّح ہوکر اپنے خالہ زاد کو شکست دے دوں گا اور یوں نہ صرف میرے خالہ زاد کا منہ بند ہوجائے گا بلکہ میرے بھائی کا بھی ان کی جانب مَیلان ختم ہوجائے گا۔

ہزیمت وندامت کا سامنا

جب بھی مَیں نے تیاری کرکے کسی موضوع پر اپنے خالہ زاد سے بات کی ہر بار مجھے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ بات میرے غصہ کو مزید بڑھاتی لیکن میں کچھ کر نہ سکتا تھا۔ افسوس کہ مولوی حضرات نے بہت کچھ جھوٹے طور پر جماعت کی طرف منسوب کرکے الزامات لگائے تھے اور انکی کذب بیانی کی وجہ سے کئی امور کے بارہ میں مجھے سخت ہزیمت اور ندامت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ نتیجۃً میرے بھائی کا احمدیت کی جانب میلان اور بڑھ گیا۔ چنانچہ میرے خالہ زاد نے اسے ایم.ٹی.اے العربیہ کے بارہ میں بتایا اور وہ والدین سے چھپ چھپ کر ایم ٹی اے العربیہ دیکھنے لگا۔

مَیں نے بہرصورت اپنے بھائی کو احمدیت کے قریب جانے سے روکنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔

ایک روز میرے بھائی نے کہا کہ آؤ ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی حضرات ناسخ ومنسوخ کے بارہ میں کیا کہتے ہیں؟ کم عمری اور کم علمی کے باعث مجھے علم بھی نہ تھا کہ واقعی کوئی مولوی ایسی بات کرتا ہے یا اس کا یہ موقف ہوسکتا ہے کہ قرآن کریم میں بعض آیات ایسی بھی ہیں جو منسوخ ہیں۔ لیکن جب ہم نے انٹرنیٹ پر اس بارہ میں مولویوں کی آراء پڑھیں تو مجھے شدید ندامت کا سامنا کرنا پڑا۔ اور میں نے کہا کہ اگر اُمّت کے علماء کا یہ حال ہے تو عامۃ المسلمین کے نزدیک اس قرآن کی کیا وقعت رہ جائے گی اور وہ کیسے قرآن کریم کے کامل، محفوظ اور غیر محرف ہونے پر ایمان لاسکتے ہیں۔ میں اپنے بھائی کے سامنے عاجز آگیا تھا لیکن احمدیت کی دشمنی پھر بھی قائم رہی۔

اتفاق یا دعا کا جواب!

رفتہ رفتہ 2010ء کا سال آگیا اور عرب دنیا میں عرب سپرنگ کے نام پر فسادات کا نیا سلسلہ چل نکلا۔ ان دنوں ایک روز میرا خالہ زاد آیا اور اس نے کہا کہ زمانے کی حالت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اسے ایک مصلح کی ضرورت ہے اور چونکہ دیگر علامات سے ظاہر ہے کہ یہ زمانہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ ہے اس لئے یہ حالت بزبان حال مسیح موعود کو بلارہی ہے۔ یہ بات سنتے ہی میں نے کہا کہ لوگ ٹھیک ہیں اور زمانے کی حالت بالکل خیریت سے ہے، اسے کسی مصلح کی ضرورت نہیں ہے۔

میرے بھائی نے ہمارے خالہ زاد کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ واقعی زمانے کی حالت بہت خراب ہوگئی ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ خدا تعالیٰ خود کسی کو کھڑا کرے جو امّت کو اس حالت سے نکالے۔ جب میرا خالہ زاد چلا گیا تو مَیں نے اپنے بھائی سے کہا کہ میں آپ کا بھائی ہوں اور آپ کو میری حمایت کرنی چاہئے تھی نہ کہ ہمارے خالہ زاد کی۔ اس نے جواب دیا کہ جب بات واضح اور روشن ہے تو پھر میں اس کی مخالفت کیسے کرسکتا ہوں؟ اس پر مجھے مزید غصہ آیا اور میں نے کہا کہ ہمیں کسی مصلح کی ضرورت ہرگز نہیں ہے، کیونکہ مسلمان علماء اور مشائخ اس صورتحال کا تدارک کرسکتے ہیں۔ میرے بھائی نے کہا کہ میرا دل بھی یہی چاہتا ہے کہ کاش صورتحال ایسی ہی ہو جیسے تم دیکھ رہے ہو لیکن تم اگلے چند ایام میں دیکھو گے کہ حالات کس طرح بدلتے ہیں، اس لئے ان کے بارہ میں بہت دعا کرو۔

یہ بات میرے دل کو لگی اور مَیں نے دعا کرنی شروع کردی کہ خدایا حق کیا ہے اور کہاں ہے؟ تو میری راہنمائی فرما اور مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔

مَیں ایک سپر مارکیٹ میں کام کرتا تھا۔ اگلے روز ہی اسکے سامنے لوگوں کے مابین جھگڑا ہوگیا، سپر مارکیٹ کا مالک باہر نکلا اور جب جھگڑے کی تفصیل معلوم کرکے واپس آیا تو کہنے لگا کہ لوگوں کی اخلاقی اور دینی حالت مسلسل انحطاط کا شکار ہے۔ پھر کچھ دیر خاموش رہ کر کہنے لگا کہ اب تو یہی صورت باقی ہے کہ خدا خود کچھ کرے کیونکہ اب اس حالت سے نکلنا انسانوں کے بس کی بات نہیں ہے۔

یہ الفاظ سنتے ہی مجھے ایسے لگا جیسے کسی نے میرے منہ پر زوردار طمانچہ رسید کیا ہو۔ کیونکہ کل تک میں اسی بات کی مخالفت کررہا تھا اور آج وہی بات ایسے شخص کے منہ سے نکل رہی ہے جس کے پاس میں ملازم تھا۔ کیا یہ محض اتفاق تھا؟! اتفاق نہیں بلکہ میری دعا کا خدا تعالیٰ کی طرف سے جواب تھا۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 8رستمبر 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

اب دنیا کا امن اور سلامتی حضرت مسیح موعودؑ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل کرنے سے قائم ہوگی، دنیا اگر جنگوں کی تباہی اور بربادی سے بچ سکتی ہے تو صرف ایک ہی ذریعہ سے بچ سکتی ہے اور وہ ہے ہر احمدی کی ایک درد کے ساتھ ان تباہیوں سے انسانیت کو بچانے کے لیے دعا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30 ؍جون 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال رمضان کے مہینے کے حوالے سے احباب جماعت نے حضور انور سے اپنے کن تجربات کا اظہار کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بہت سے لوگوں کے مجھے خطوط آئے کہ ہمیں ان دنوں میں فرائض عبادتوں میں بہتر رنگ میں ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی ادائیگی، قرآن کریم اور حدیث کے درس سننے، نماز تراویح اور تہجد کی ادائیگی کی توفیق ملی۔ قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ ان دنوں میں روحانی لطف اٹھانے، دعاؤں کی قبولیت، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے اور رمضان کی برکتوں کو سمیٹنے کی جو ہمیں توفیق ملی ہے، اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کی جو توفیق ملی ہے اور اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے نہ کہ ہماری کسی خوبی کی وجہ سے یہ نظارے دکھائے اور یہ حالت پیدا کی اس کیلئے اب دعا کریں کہ یہ حالت ہمیشہ قائم رہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو کیا دعا کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر شخص کو دعا کرنی چاہئے کہ اب ہمارے قدم پیچھے نہ ہٹیں بلکہ آگے بڑھتے رہیں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں ہم جہاں تک پہنچے ہیں ان سے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹیں۔

سوال قبولیت دعا کے متعلق حضور انور نے قرآن کریم کی کون سی آیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف دُور کر دیتا ہے۔

سوال قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شناخت کی کیا علامت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بے قراروں کی دعا سنتا ہے۔

سوال رمضان کا مہینہ خدا تعالیٰ نے کس بات کی طرف توجہ دلانے کے لیے مقرر فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ مہینہ یا یہ دن جو اس نے خاص کئے ہیں تو یہ توجہ دلانے کیلئے کئے ہیں کیونکہ جب جماعتی طور پر اس طرف توجہ ہوتی ہے تو کمزور بھی اس طرف توجہ کرتے ہیں ورنہ اس کا یہ اعلان ہر وقت کیلئے ہے کہ ”اِنِّیۡ قَرِیۡبٌ“۔ کہ میں تو تمہارے ہر وقت قریب ہوں۔ پس آؤ اور میرے قرب سے فیض اٹھاتے رہو۔

سوال اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول کا ذریعہ بتاتے ہوئے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہمارا ربّ رات کے درمیانی حصہ میں بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے پس اگر تم سے ہو سکے تو اس گھڑی تم اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے بن جاؤ یا اگر بن سکو تو ضرور بنو۔

سوال خدا تعالیٰ کی باتوں کی طرف توجہ نہ دینا انسان کو کیا بنا دیتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قبولیت دعا کے سامان تو ہر وقت کیلئے مہیا فرمائے ہیں۔ اپنے آپ کو صرف چند دنوں تک محدود کر کے باقی دنوں میں خدا تعالیٰ کی بات کی طرف توجہ نہ دینا انسان کو مردہ کر دیتا ہے۔ سال کے باقی گیارہ مہینوں میں بھی خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ضروری ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کی مثال کس چیز سے دی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کو زیادہ یاد کرو اور ذکر کی مثال ایسی سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کر رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمن کے ہاتھ لگنے سے بچ گیا۔ فرمایا کہ اسی طرح بندہ شیطان سے نجات نہیں پا سکتا مگر اللہ کی یاد کے ساتھ۔

سوال ہماری دعاؤں کی کیا کیفیت ہونی چاہئے اور ہمیں کس طرح دعائیں کرنی چاہئیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ”یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی۔ وہ پروا نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے؟ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔

سوال حضور انور نے پاکستان کے احباب جماعت کو کیا دعا کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ: پاکستانی احمدیوں کو اپنے لئے خاص دعا کرنی چاہئے۔ دعاؤں میں جو جوش ہونا چاہئے وہ نہیں ہے۔ اس طرف توجہ دیں۔ ہم نے نہ تو پہلے قانون ہاتھ میں لیا اور بدلے لئے اور نہ آئندہ لیں گے لیکن دعا کا ہتھیار ہے جو ہم ہمیشہ استعمال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان لوگوں کی جماعت کو ختم کرنے کی جو منصوبہ بندیاں ہیں ان سے بچاتا رہتا ہے۔

سوال حضور انور نے الجزائر کے احمدیوں کی کیا ایمانی کیفیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ: الجزائر میں جماعت کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے لیکن اِکّا دُکّا کے علاوہ تمام احمدی مضبوطی سے اپنے ایمان پر قائم ہیں۔ حکومت کو وہاں سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیسے لوگ ہیں جو نہ تو کسی قسم کا سخت ردّعمل دکھا رہے ہیں اور نہ اپنے ایمان سے پھرتے ہیں۔ عورتیں مرد سب سزائیں قبول کرنے کو تیار ہیں لیکن اپنے ایمان سے ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ اس بات پر وہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ امتحان کا دَور ایک دن ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ ضرور ہماری دعائیں سنے گا۔

سوال یورپ میں رہنے والوں کو حضور انور نے کن خطرات سے آگاہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ: جو یورپ میں اور ترقی یافتہ ممالک میں رہتے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھیں۔ اسلام کے خلاف ان مغربی اور ترقی یافتہ ممالک میں اب جو ایک رَو اٹھی ہے اس سے احمدی بھی متاثر ہوں گے۔

سوال حضور انور نے ان حالات کا کیا حل بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ: تو یہی واقعات ہیں جو آہستہ آہستہ بڑھتے چلے جاتے ہیں اگر ان کا وقت پہ علاج نہ ہو۔ پس اس کا علاج سوائے دعا کے اور کچھ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کئے بغیر کوئی ان حالات سے بچ نہیں سکتا۔

سوال حضور انور نے پوری دنیا میں رونما ہونے والے کن سیاسی تغیرات کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پوری دنیا کے حالات ایسے ہو رہے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور اپنی تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ بڑی طاقتیں اس وقت تو مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہی ہیں۔ اس وقت جو امریکہ کا منصوبہ نظر آ رہا ہے وہ بڑا خطرناک ہے۔ شام میں جنگ کے ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں اور مزید کئے جائیں گے کہ ایران کی مدد شام کو براہ راست پہنچے۔ ہو سکتا ہے ایران ایسی حالت میں فوجیں بھی بھیج دے اور پھر امریکہ اور اسرائیل ایران سے اپنی دشمنی نکالیں گے اور پھر براہ راست ایران سے جنگ شروع ہو جائے گی۔ یہ جنگ پھر محدود نہیں رہے گی۔ روس بھی دوسرے فریق کی حمایت میں جنگ میں کھل کر آ جائے گا۔ ایک عالمی جنگ کی شکل بن سکتی ہے۔

سوال حضور انور نے قطر کے خلاف امریکہ کی کس دوغلی چال کا پردہ فاش کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قطر کا معاملہ مسلمانوں کو لڑانے کے لئے ایک کوشش ہے۔ دہشتگردی کے خاتمہ سے زیادہ یہ بات نظر آتی ہے کہ فرقہ واریت کی وجہ سے ایک حسد ہے اور دولت حاصل کرنے اور اپنے زیر نگین رکھنے کی کوشش ہے۔ امریکہ نے سعودی عرب کو کہا تھا کہ بیشک قطر پر پابندیاں لگا دو۔ جب سب کچھ ہو گیا تو امریکہ کی حکومت کہتی ہے کہ سعودی عرب اور اس کے اتحادی صلح کیلئے سخت شرائط رکھ رہے ہیں ان کو نرم رویہ دکھانا چاہئے اور اب یہ ظاہر کرنے کیلئے قطر پہ بھی ہاتھ رکھنا شروع کر دیا ہے کہ ہم تو اس بارے میں بالکل نیوٹرل ہیں۔ مسلمان ممالک کو سمجھ نہیں آ رہی کہ مسلمانوں کے خلاف ایک سازش کی جا رہی ہے بلکہ اسلام کے خلاف ایک سازش کی جا رہی ہے اور ہمیں اس سے بچنا چاہئے۔

سوال حضور انور نے امریکہ اور کوریا تنازعہ کے حوالے سے کن ممکنہ خطرات سے متنبہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: امریکہ اور کوریا کا بھی تناؤ ہر آنے والے دن میں بڑھ رہا ہے اور دنیا کے حالات پر نظر رکھنے والے اور تبصرہ کرنے والے اس بات کا کھل کر اظہار کر رہے ہیں کہ امریکہ کا معمولی سا بھی ہتھیاروں کا استعمال اور سختی کا رویّہ، یا کوریا کی طرف سے ہتھیار کا استعمال چاہے وہ بغیر نقصان پہنچائے ڈرانے کے لئے ہی ہو، اس خطے میں بدترین جنگ پر منتج ہو گا۔

سوال نئی ایجادیں کس طرح دنیا کی تباہی کی وجہ بن سکتی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر نئی ایجادیں ہیں۔ کمپیوٹر نے بہت سے کاموں کو سنبھال لیا ہے۔ لیکن یہی ایجاد دنیا کی تباہی کا بھی ذریعہ بن سکتی ہے۔ آجکل پوری دنیا میں سائبر اٹیک ہو رہے ہیں۔ سارا نظام اس سے درہم برہم ہو جاتا ہے۔ جنگی آلات کے استعمال اور جنگوں کی وجہ بننے میں بھی یہ سائبر حملے جو ہیں خوفناک کردار ادا کر سکتے ہیں اور تباہی لا سکتے ہیں۔ چنانچہ نیٹو کے ایک نمائندے نے یہ واضح کیا ہے کہ نیٹو پر یا دنیا کے حساس معاملات میں کہیں بھی یہ سائبر حملہ ہو گیا تو ایک تباہ کن جنگ کا باعث بن سکتا ہے اور مزید ہم اس قسم کا حملہ برداشت نہیں کر سکتے۔

سوال دنیا کی سب سے بڑی طاقت کا صدر اپنے خول میں بیٹھ کر کیا ہوائی باتیں کرتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دنیادار اور دنیادار سربراہان حکومت اپنے مفادات کے لئے بالکل لاپرواہ ہو گئے ہیں۔ خاص طور پر جب دنیا کی سب سے بڑی ظاہری طاقت کا صدر اپنے خول میں بیٹھ کر ہوائی باتیں کر کے سمجھتا ہو کہ دنیا اب میرے کہنے کے مطابق چلے گی تو پھر اس کی یہ باتیں حالات کو مزید بگاڑنے والا بنا رہی ہیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے اس طاقت ور شخص کو کیا تنبیہ فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک بات تو اس سے ظاہر ہے کہ یہ اپنے تکبر کی وجہ سے اپنے ہر مخالف کو اور مسلمانوں سے نفرت کی وجہ سے مسلمانوں کو ختم کرنے پر تُلا بیٹھا ہوا ہے۔ اپنے مخالفین کو، جو چاہے کوئی بھی ہوں، ختم کرنے پر تُلا بیٹھا ہے اور اس بات سے لاپرواہ ہے کہ دنیا میں مختلف وجوہات سے جو حالات پیدا ہو رہے ہیں اس کے خوفناک نتائج سے وہ بھی محفوظ نہیں رہے گا۔

سوال دنیا کا امن کس چیز سے وابستہ ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اب دنیا کا امن اور سلامتی حضرت مسیح موعودؑ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عمل کرنے سے قائم ہو گا۔ دنیا اگر جنگوں کی تباہی اور بربادی سے بچ سکتی ہے تو صرف ایک ہی ذریعہ سے بچ سکتی ہے اور وہ ہے ہر احمدی کی ایک درد کے ساتھ ان تباہیوں سے انسانیت کو بچانے کے لئے دعا۔

سوال حضور انور نے ہر احمدی پر کیا فرض عائد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کا فرض ہے کہ دنیا کے انسانوں کے درد کو محسوس کرتے ہوئے، ان آنے والی تکلیفوں اور مصیبتوں کو محسوس کرتے ہوئے جو ابھی ان پر نہیں آئیں اور جن کا ان کو احساس بھی نہیں ہے۔ ان کیلئے ہمارا فرض ہے کہ دعا کریں۔ ایک درد کے ساتھ انسانیت کو تباہی سے بچانے کیلئے بھی دعا کریں۔ جنگوں کے ٹلنے کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچا لے۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2004ء

جماعت جرمنی کے مرکز بیت السبوح میں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے حضور انور کا استقبال کیا، جلسہ سالانہ جرمنی کے انتظامات کا معائنہ اور رضا کاران جلسہ سے خطاب

عورتوں کی اچھی تربیت کے نتیجہ میں ہی ہماری اگلی نسلوں کی حفاظت ہوسکتی ہے

مَردوں کو چاہئے کہ عورت کے جذبات اور حقوق کا پوری طرح خیال رکھا کریں

یہ دور خلافت بھی دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور کا تسلسل ہے، اس کے ساتھ وہی برکات وابستہ ہیں

مسجد کی خوبصورتی اور حسن اس وقت تک قائم رہے گا جب تک آپ اس کو آباد رکھیں گے اور محنت، وفا، خلوص اور عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری بھی کرتے رہیں گے، مسجد امن کا نشان ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپس میں بھی بہت محبت پیار اور اخوت سے رہیں اور اپنے معاشرہ میں بھی امن پھیلانے والے ہوں

جلسہ سالانہ جرمنی میں خطابات، انفرادی واجتماعی ملاقاتیں، چلڈرن کلاس، تقریب آمین، مسجد بیت الحبیب کیل کا افتتاح، ہزار ہا افراد نے شرف زیارت وملاقات حاصل کیا
جرمنی، بلغاریہ اور کوسووو کے مبلغین کے ساتھ میٹنگ، Goddelau (جرمنی) میں مسجد بیت العزیز کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب
فرینکفرٹ، ہمبرگ، Immenhausen اور Riedstadt (جرمنی) میں حضور انور ایدہ اللہ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ

{ رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن }

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

مورخہ 16 راگست 2004 (بروز سوموار)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے چار ممالک جرمنی، سوئٹزرلینڈ، بلجیم اور ہالینڈ کے سفر پر روانہ ہونے کیلئے صبح گیارہ بج کر بیس منٹ پر اپنی رہائشگاہ واقع احاطہ مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے صبح ہی سے احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع تھی۔ حضور انور نے سب احباب کو ہاتھ ہلا کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ سے شرف معانقہ حاصل کیا۔

11 بجکر 25 پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جسکے بعد قافلہ برطانیہ کی بندرگاہ Dover کیلئے روانہ ہوا۔ لندن سے ڈوور 109 میل کے فاصلہ پر ہے اور قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد ایک بجکر بیس منٹ پر ڈوور پہنچے۔ مکرم امیر صاحب یوکے اور بعض جماعتی عہدیداران حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کیلئے اپنے خدام کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ یہاں سے روانگی سے قبل حضور نے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ 1:30 بجے امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد فیری SeaCat میں سوار ہوئے جو اپنے وقت پر دو بجے فرانس کی بندرگاہ Calais کیلئے روانہ ہوئی۔ (Sea Cat تمام بحری جہازوں (Ferries) کی نسبت زیادہ تیز رفتاری سے چلنے والا چھوٹا بحری جہاز ہے۔) پچاس منٹ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق تین بج کر پچاس منٹ پر کیلے (Calais) پہنچے۔ کیلے پورٹ کے ٹاور میں بجلی کا نظام فیل ہوجانے کی وجہ سے یہ فیری قریباً ڈیڑھ گھنٹہ پورٹ پر رکی رہی۔ بجلی کے نظام کی بحالی کے بعد پانچ بج کر بیس منٹ پر فیری کے گیٹ کھولے گئے اور یہ گاڑیاں فیری سے باہر آئیں۔ پورٹ پر مکرم امیر صاحب فرانس اور امیر صاحب بلجیم نے اپنی مجالس عاملہ کے بعض ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ MTA فرانس کی ٹیم نے ان تمام لمحات کی ریکارڈنگ کی۔

اس کے بعد قافلہ برسلز (بلجیم) کیلئے روانہ ہوا۔ راستہ میں کیلے سے 25 کلومیٹر پر جماعت احمدیہ فرانس نے Dunkerk نامی علاقہ میں ایک جھیل کے کنارے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ پونے چھ بجے کے قریب قافلہ یہاں پہنچا۔ جہاں حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ جس کے بعد کھانا تناول فرمایا۔ یہاں سے برسلز کیلئے روانگی سے قبل حضور انور نے جماعت فرانس کے ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا جو حضور انور کے استقبال اور مختلف انتظامات کیلئے یہاں آئے تھے۔

سات بجے یہاں سے برسلز کیلئے روانگی ہوئی۔ 8 بجکر 30 منٹ پر حضور انور برسلز کے مشن ہاؤس ''بیت السلام'' پہنچے۔ یہاں برسلز جماعت کے احباب مرد و خواتین حضور انور کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ احباب نے نعرے لگا کر حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا، بچوں سے پیار کیا۔ حضور انور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہوں نے شرف زیارت حاصل کیا۔ 9 بجکر 30 منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 17 راگست 2004 (بروز منگل)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے ''بیت السلام'' مشن ہاؤس برسلز میں نماز فجر پڑھائی۔ ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر برسلز سے فرینکفرٹ (جرمنی) کیلئے روانگی تھی۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے برسلز جماعت کے احباب مشن ہاؤس میں صبح سے ہی جمع تھے۔ 11:30 بجے حضور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور دعا کروائی۔ 11:35 پر برسلز مشن ہاؤس سے فرینکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بلجیم، مکرم نصیر احمد صاحب شاہد، مبلغ انچارج بلجیم اور چند خدام پر مشتمل بلجیم جماعت کی دو گاڑیاں قافلہ کی چھ گاڑیوں کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ ان دونوں گاڑیوں کی مشایعت بلجیم اور جرمنی کے بارڈر آخن تک تھی۔ ایک بجے کے قریب بارڈر کراس کیا گیا۔

امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے مبلغ انچارج جرمنی، نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب، صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ 1:35 بجے حضور انور نے جماعت آخن کے نماز سنٹر میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ آخن جماعت کے مرد و خواتین نے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔ اردگرد کی جماعتوں کے بعض احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ آخن شہر میں مکرم صدیق ڈوگر صاحب نے اپنے گھر پر حضور انور اور وفد کے تمام ممبران کا دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور صدیق ڈوگر صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

3:30 بجے فرینکفرٹ روانگی کے لئے حضور انور گھر سے باہر تشریف لائے تو بلجیم سے ساتھ آنے والے وفد کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد بلجیم سے آنے والی دونوں گاڑیاں واپس روانہ ہوگئیں۔ جماعت جرمنی کی گاڑیوں کی مشایعت میں قافلہ فرینکفرٹ کیلئے روانہ ہوا۔ سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد شام پونے چھ بجے جماعت جرمنی کے مرکز بیت السبوح آمد ہوئی جہاں احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد حضور انور کے استقبال کیلئے جمع تھی۔ فرینکفرٹ اور گردونواح کی جماعتوں کے احباب اپنے پیارے امام کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے موجود تھے۔

جونہی حضور کی گاڑی بیت السبوح کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ جہاں مرد و خواتین اپنے ہاتھ ہلا کر حضور کو خوش آمدید اور السلام علیکم کہہ رہے تھے وہاں بچے اور بچیاں ایک ہی لباس میں ملبوس اپنے ہاتھوں میں جھنڈے لئے ہوئے استقبالیہ گیت گا رہے تھے۔ حضور انور نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنے ہاتھ بلند کر کے انکے والہانہ نعروں کا جواب دیا۔ اس کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

8:50 پر حضور انور نے مسجد 'بیت السبوح' میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے نمازیں ادا کیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 18 راگست 2004 (بروز بدھ)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ دس بجے صبح حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ سوا دس بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دوپہر ایک بجے تک جاری رہیں۔ جرمنی کی مختلف جماعتوں کے علاوہ پاکستان اور کینیڈا سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس طرح کل 45 فیملیز کے 201 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔

1:50 پر حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے اور نماز مغرب و عشاء تک مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ 8 بجکر 50 منٹ پر حضور انور نے بیت السبوح میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 19 راگست 2004 (بروز جمعرات)

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔

پونے دو بجے حضور انور نے مسجد بیت السبوح میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں سے قبل حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

سہ پہر چار بجے حضور انور جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کیلئے جلسہ گاہ بمقام منہائم روانہ ہوئے۔ بیت السبوح (فرینکفرٹ) سے جلسہ گاہ کا فاصلہ قریباً 100 کلومیٹر ہے۔ ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد پانچ بجے منہائم آمد ہوئی جہاں مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم زبیر خلیل خان صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی اور مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج جرمنی اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کے لئے تشریف لائے اور مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور کارکنان اس وقت شام کا کھانا تیار کر رہے تھے۔ حضور انور نے کھانا پکانے کے انتظامات کے تعلق میں منتظمین سے مختلف امور دریافت فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے سٹور کا معائنہ فرمایا جہاں مختلف اجناس اور دیگر ضروری اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ معائنہ کے دوران راستوں کے دونوں طرف احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد مسلسل نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہی تھی۔ ہر طرف سے اھلاً وسھلاً و مرحبا اور 'السلام علیکم حضور' کی آوازیں آرہی تھیں۔ مختلف شعبوں کے دفاتر کے سامنے سے گزرتے ہوئے حضور انور بازار تشریف لے گئے اور بازار میں لگائے گئے سٹالز دیکھے۔

بازار کے معائنہ کے بعد حضور انور اس ایریا کے سامنے سے گزرے جو پرائیویٹ خیمہ جات کیلئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اس علاقہ میں بڑی تعداد میں خیمے لگے ہوئے تھے اور فیملیز اپنے خیموں سے باہر کھڑی اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ 'السلام علیکم حضور' اور 'اھلاً وسھلاً و مرحباً' کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔

اسکے بعد حضور انور لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور لجنہ کے مختلف شعبوں کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔

جلسہ کے انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں جلسہ سالانہ کی روایت کے مطابق ناظمین اور معاونین قطاروں میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے تمام ناظمین کو مصافحہ کا شرف بخشا اور سٹیج پر تشریف لے آئے۔ جہاں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا:

"کل سے انشاء اللہ جماعت جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ آپ لوگ جو اس وقت یہاں بیٹھے ہیں ان میں سے اکثریت ان میزبانوں کی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے کمربستہ ہیں اور اس غرض کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا ہوا ہے۔ جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو جو اس وقت ڈیوٹیاں دے رہے ہیں ان تک میری باتیں پہنچادیں تا کہ وہ ان پر عمل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس جذبہ کے ساتھ آپ نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے یہ جذبہ ان دنوں میں قائم رہنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ تھکاوٹ کی وجہ سے یا کسی مہمان کی سختی کی وجہ سے آپ کے رویہ میں کوئی تبدیلی پیدا ہو یا کمی آئے۔ حضور نے فرمایا کہ جیسے بھی حالات ہوں آپ نے مہمانوں کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمان ہیں، نہ صرف مہمان نوازی کرنی ہے بلکہ ہر تنگی، ترشی، ناروا سلوک برداشت کرنا ہے۔ خدا کرے آپ اسی جذبہ کے تحت خدمت کرنے والے ہوں اور اگر کسی مہمان کی طرف سے کوئی ناروا سلوک ہوتا ہے تو اس کو برداشت کرتے رہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جب کھانے کا وقت ہوتا ہے اور زیادہ دباؤ پڑتا ہے تو کارکنان کے منہ سے سخت کلمات نکل جاتے ہیں۔ کارکنان کو خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے منہ سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکلے۔ فرمایا کہ بچے جو گند پھیلاتے ہیں اس کو کسی کوڑے والی جگہ پر ڈال دیں۔ اگر والدین تعاون نہیں کرتے تو پھر منتظم خود ہی تعاون کریں اور جو گند دیکھیں فوراً اٹھائیں اور ڈسٹ بن میں ڈال دیں۔ خواہ منتظمین کی ڈیوٹی صفائی پر نہ بھی ہو تو بھی اس خدمت کو سعادت سمجھیں۔

حضور نے فرمایا کہ جلسہ کے دوران شعبہ تربیت والے تلقین کرتے رہیں کہ جلسہ سنیں، باہر نہ پھریں اور جو لوگ بات نہیں مانتے ان کا نام نوٹ کریں اور پھر بالا نظام تک پہنچائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے دوران عورتوں کی جلسہ گاہ میں بچے شور مچاتے ہیں۔ اس دفعہ میں نے دیکھا ہے اچھا انتظام ہے۔ بچوں والی خواتین کیلئے پیچھے جگہ بنائی گئی ہے لیکن اسکے باوجود سٹیج پر آواز آرہی ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایسی مائیں جن کے بچے چپ نہیں رہ سکتے ان کو مارکی میں پیچھے جو جگہ متعین کی گئی ہے وہاں بٹھا دیں تا کہ بچوں کے شور سے دوسرے ڈسٹرب نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر بازار ہیں، جلسے کی کارروائی کے دوران کسی بھی قسم کی کوئی دوکان کھلی نہیں رہنی چاہئے۔ ضرورت کی چیزیں جماعتی نظام کے تحت مہیا ہو جائیں گی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ جن کارکنان کی ڈیوٹی نہیں وہ مارکی میں آکر وقت پر نمازیں پڑھیں۔ جن کی ڈیوٹیاں ہیں وہ اپنی اپنی جگہ پر نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کریں۔ جلسے کی وجہ سے کسی کی کوئی نماز ضائع نہیں ہونی چاہئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ روحانی مائدہ حاصل کرنے کیلئے اکٹھے ہوں اور نمازیں نہ پڑھیں۔ فرمایا کہ ناظمین نوٹ کرلیں کہ ان کا کوئی معاون ایسا نہ ہو جو نمازیں ادا نہ کر رہا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آخر پر خصوصی ہتھیار جو دعا کا ہے اسکی طرف توجہ دلا کر اپنے خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ فرمایا: ہر وقت دعا کرتے رہیں۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ جلسہ بابرکت فرمائے۔ آمین۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور جلسہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اسکے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

شام 7:30 بجے حضور انور نے ان تمام خدام کو جنہوں نے جلسہ گاہ کی تیاری اور انتظامات کے سلسلہ میں مسلسل کئی روز دن رات کام کیا ہے شرف مصافحہ بخشا۔ ان خدام کی تعداد یکصد کے قریب تھی۔

اسکے بعد حضور انور کھانے کی مارکی میں تشریف لائے جہاں جلسہ سالانہ کے کارکنان کے ساتھ رات کے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کارکنان کے علاوہ اس تقریب میں دوسرے ممالک سے آنے والے مہمان بھی مدعو تھے۔ حضور انور نے سب کے ساتھ کھانا تناول فرمایا اور آخر پر دعا کروائی۔

8:50 پر حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 3 ستمبر 2004)

☆......☆......☆......

مورخہ 20 راگست 2004 (بروز جمعہ)

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 5 بجکر 30 منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

1 بجکر 50 منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی فضا میں سینکڑوں غبارے چھوڑے گئے۔ بچوں اور بچیوں نے جو اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور جرمنی کے قومی پرچم لئے ہوئے کھڑی تھیں کورس کی شکل میں پرچم لہراتے ہوئے ترانہ پڑھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ پرچم کشائی کی اس تقریب کے بعد حضور انور جلسہ گاہ میں مردانہ ہال میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ پرچم کشائی کی تقریب اور حضور انور کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ Live نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی اور فرمایا کہ انسان دنیا میں بہت سی ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو برائیوں کی طرف لے جانے والی اور خدا تعالیٰ سے دور کرنے والی ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ جو دین کا علم رکھنے والے ہیں وہ بھی ایسی باتیں کر جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ باتیں مذاق کی باتیں ہیں۔ لیکن ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ یہ باتیں خدا تعالیٰ کے احکامات سے ہٹانے والی باتیں ہیں۔ ایک مومن کو اپنی فلاح اور کامیابی کیلئے ان سے بچنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا ان آیات میں خدا تعالیٰ نے اپنی رضا حاصل کرنے والوں، اپنے فضلوں، رحمتوں اور جنتوں کے وارث بننے والوں کیلئے مختلف طریق اور راستے دکھائے ہیں کہ ان راستوں پر چلو گے تو میری جنت کے وارث ٹھہرو گے۔ فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اور جنت کا وارث بننے کے لئے مختلف درجات کا ذکر ہے اور ان اعمال کا ذکر ہے جن پر چلو گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے وارث ہو گے۔

فرمایا وہ اعمال کیا ہیں جن پر چل کر میری جنتوں کے وارث ہو گے۔ ان میں سب سے پہلے تو نمازوں کی ادائیگی ہے۔ عاجزی اختیار کرنا ہے۔ لغویات سے پرہیز ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا ہے۔ پھر فروج کی حفاظت، شرمگاہوں کی حفاظت ہے، منہ اور کان کی حفاظت ہے کہ ان کا صحیح استعمال ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے عہدوں کی ادائیگی ہے۔ حضور انور نے فرمایا۔ یہ لوگ نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں، فکر کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جنتوں کے وارث بننے کیلئے یہ تمام درجات طے کرنے ہوں گے۔ ان میں سے کسی کو بھی کم نہ سمجھو۔ نیکیوں کی معراج حاصل کرنے کیلئے تمام نیکیوں کو بجالانا ضروری ہے۔ جب تک تم آخری منزل پر پہنچ نہیں جاتے ہر وقت خطرہ ہے کسی سیڑھی پر پاؤں پھسلا تو پھر تم واپس آجاؤ گے۔ وہی مومن کامیاب ہوں گے جو خدا کی رضا حاصل کر کے خدا کی جنتوں میں پہنچ جائیں گے اور پھر ہمیشہ وہیں رہیں گے۔

حضور انور نے لغو باتوں اور لغویات سے بچنے کیلئے آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بڑی تفصیل کے ساتھ نصائح فرمائیں اور احباب جماعت کو ان سے بچنے کی تاکید فرمائی۔

6 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ملاقاتوں کیلئے اپنے دفتر تشریف لائے اور خواتین کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ 1100 سے زائد خواتین نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ خواتین اپنے بچوں کے ساتھ باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتیں، سلام عرض کرتیں اور دعا کیلئے کہتیں۔ حضور انور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے اور بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم بھی عطا فرماتے۔ ملاقات کا یہ سلسلہ سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ 8 بجکر 50 منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

☆......☆......☆......

مورخہ 21 راگست 2004 (بروز ہفتہ)

صبح 5:30 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ 12 بجے حضور انور لجنہ سے خطاب کے لئے تشریف لائے۔ اس سے قبل حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے اور ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

مستورات سے خطاب

جب حضور انور لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے حضور انور کا استقبال کیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔ لجنہ کے جلسہ گاہ سے یہ خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنا گیا اور MTA پر Live نشر ہوا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الحشر کی آیت نمبر 19 کی تلاوت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ قوموں کی ترقی کا انحصار عورتوں کے اعلیٰ معیار پر ہوتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے عورت کو نہایت اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے کیونکہ عورتوں کی اچھی تربیت کے نتیجہ میں ہی ہماری اگلی نسلوں کی حفاظت ہو سکتی ہے۔

اس ضمن میں حضور انور نے سب سے پہلے تو یہ توجہ دلائی کہ عورتوں کے بارے میں جلد بازی میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔ حالات کا تفصیل سے اور گہرائی سے جائزہ لے کر کسی نتیجہ پر پہنچنا چاہئے۔ پھر حضور نے عورت کے مقام کے متعلق بتایا کہ اسلام نے ماں کے قدموں تلے جنت رکھ دی ہے اور اس لئے مردوں کو نہیں چاہئے کہ ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے ساتھ سختی شروع کر دیں یا تلخی سے پیش آئیں۔ اس کے نتیجہ میں ہو سکتا ہے ان کی نسلیں ان کے ہی خلاف ہو جائیں کیونکہ بچوں کو اپنی ماؤں کے ساتھ غیر معمولی تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے مردوں کو چاہئے کہ اپنے اوپر پوری طرح کنٹرول رکھا کریں اور عورت کے جذبات اور حقوق کا پوری طرح خیال رکھا کریں۔ اسی سلسلہ میں حضور انور نے مزید فرمایا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے راز دار ہوتے ہیں۔ پس انہیں چاہئے کہ باہمی اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچے۔ اسی صورت میں ہی اگلی نسل صحیح طور پر پروان چڑھ سکتی ہے کہ وہ اپنے گھر میں بہترین ماحول پائے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ خطبہ نکاح میں سورۃ حشر کی یہ آیت بھی شامل کی گئی ہے جس میں اپنے مستقبل کا خیال رکھنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی بار بار نصیحت فرمائی گئی ہے۔

حضور انور نے مالی قربانیوں خصوصاً زکوۃ کی طرف خواتین کو توجہ دلائی اور اس ضمن میں حضور نے خواتین کی قائم کی ہوئی اعلیٰ مثالوں کا بھی مختصراً تذکرہ فرمایا اور تاریخ احمدیت میں محفوظ خواتین کی مالی قربانیوں پر مشتمل ان اثر انگیز واقعات کی طرف اشارہ کیا جن میں یہ ذکر ہے کہ بعض غریب خواتین جنکے پاس اپنی پالتو مرغیوں کے سوا کچھ نہ ہوتا، وہ ان کے انڈے ہی لے کر خلیفہ وقت کی خدمت میں پہنچ جاتیں کہ انہیں بیچ کر دین کی خدمت میں رقم استعمال کی جائے۔ حضور نے وضاحت فرمائی کہ مالی قربانی کی نہایت شاندار مثالیں آج بھی خواتین قائم کر رہی ہیں اور کتنی ہی بار دیکھنے میں آیا ہے کہ خواتین نے اپنا

سارا سارا زیور اتار کر چندہ میں دے دیا۔ حضور نے لجنہ جرمنی کی طرف سے برلن میں تعمیر ہونے والی مسجد کے منصوبہ کا ذکر بھی فرمایا۔

خطاب کے آخر پر حضور نے نصیحت فرمائی کہ اللہ کی حفاظت میں آجائیں اور اس کے لئے تقویٰ کے معیار کو بلند کریں اور یاد رکھیں کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کے لئے ہر قسم کی مشکلات سے نکلنے کے سامان بھی کرتا ہے اور اسے ایسے طور پر رزق عطا فرماتا ہے کہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ اور اللہ صالح لوگوں کا متولی ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کو احکام اسلام کی پابندی کرنی ہوگی۔ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں، گلے شکوہ کی عادت سے بچیں، آزادی کی عادت کو ختم کریں اور یاد رکھیں کہ اگر مائیں اپنے آپ کو سنبھال لیں تو اگلی نسلوں کی کوئی فکر نہیں۔ آخر پر حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک احمدی عورت کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

6:30 بجے حضور انور ملاقاتوں کے لئے اپنے دفتر تشریف لائے اور مرد حضرات کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ دو ہزار سے زائد احباب نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اور ان میں سے ہر ایک کو حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا۔ بچوں کو چاکلیٹ اور قلم بھی عطا فرمائے۔ ملاقات کا یہ سلسلہ 8:30 بجے تک جاری رہا۔

8:50 پر حضور انور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 22راگست 2004 (بروز اتوار)

صبح 5:30 پر حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز فجر پڑھائی۔ آج جلسہ سالانہ جرمنی کا اختتامی دن تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جونہی حضور انور کرسیٔ صدارت پر تشریف لائے فضا نعرہ ہائے تکبیر، اسلام احمدیت زندہ باد، مرزا غلام احمد کی جے، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد اور خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ طارق احمد صاحب نے کی۔ اسکے بعد رانا نوید الحسن صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا پاکیزہ کلام 'تجھے حمد وثنا زیبا ہے پیارے' خوش الحانی سے پڑھا۔

نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو تعلیمی ایوارڈ سے نوازا۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے Bone یونیورسٹی سے Vaterinary میڈیسن میں Phd کیا۔ ان کی ریسرچ کا موضوع روشنی کی مختلف حالتوں اور مقدار کا جانوروں کے بعض ہارمونز کی افزائش اور جانوروں کی نشوونما پر اس کے اثرات تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے متعدد بین الاقوامی سائنسی کانفرنسوں اور جرائد میں اپنے سائنسی مقالہ جات پیش کئے۔ ڈاکٹر صاحب کی سائنسی تحقیق کی کاوشوں کے اعتراف میں Indian Association for Advansncement of Vaterinary Research کی طرف سے مرکزی وزیر زراعت حکومت ہند نے ایوارڈ سے نوازا۔

اختتامی خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب میں تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد اپنے ایک عاشق کے آنے کی خبر بھی دی تھی جس کے ذمہ اسلام کو اس وقت دوبارہ سے زندہ اور قائم کرنا تھا جب ایمان اور اسلام میں سے کچھ بھی باقی نہ رہنا تھا۔ حضور نے اس ضمن میں سورۃ الجمعۃ کی آیات کی تفصیل سے تشریح کر کے آنحضرت ﷺ کی امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کے متعلق یہ پیشگوئی سمجھائی کہ کس طرح رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر فرما دیا تھا کہ ایمان جب ثریا ستارہ تک جا پہنچے گا تو سلمان فارسیؓ کی نسل میں سے ایک شخص یا کچھ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ وقت آنے پر اسلام کا درد رکھنے والوں نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی ضرورت کو بڑی شدت سے محسوس کیا اور تڑپ تڑپ کر دعائیں کیا کرتے تھے کہ اے اللہ اب اس امام مہدی کو بھیج جو تیری اس امت کو سنبھالے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام کا درد رکھنے والوں میں سے سب سے زیادہ نمایاں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رؤیا بھی دکھلائی کہ اب اسلام تیرے ذریعہ ہی زندہ ہوگا اور اس کی عظمت اب تیرے ذریعہ ہی قائم ہوگی اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک کشتی تیار کرنے کا الہاماً حکم دیا جس کے نتیجہ میں آپ نے ایک الٰہی جماعت کی بنیاد رکھی اور آپ کی جماعت ہی وہ جماعت ہے جسکے متعلق اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب ابتداء میں ماموریت کا الہام ہوا تو آپ کو مندرجہ ذیل چار باتوں کی فکر دامنگیر ہوئی:

(1) جماعت ہونی چاہئے۔

(2) مال ہونا چاہئے۔

(3) اعداء اور ان پر غلبہ۔

(4) کلام میں تاثیر ہونی چاہئے۔

حضور نے قدرے تفصیل سے ان چاروں امور کے متعلق بیان فرمایا کہ کس طرح یہ تمام باتیں پوری ہوئیں۔ جماعت آپ کو عطا کی گئی اور آپ کو عطا کی جانے والی یہ جماعت منفرد جماعت ہے۔ پھر اس جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں ایسے نمونے قائم کرنے کی توفیق ملی ہے کہ اسکی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کے اعداء بھی ہوئے اور انہوں نے جماعت کی بے تحاشا مخالفت کی اور اس کے باوجود خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمیشہ ان پر غلبہ عطا فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے تفصیل سے بتایا کہ ہمارے مخالفوں کے پاس دلائل نہیں ہیں اسی لئے وہ ہم پر پابندیاں لگاتے ہیں کہ ہم تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ہمیں ربوہ میں جلسہ نہیں کرنے دیتے، ہمیں PTV پر آ کر اپنا موقف پیش کرنے کیوں نہیں دیتے۔ اس لئے کہ ہمارے پاس دلائل ہیں اور ان کے پاس نہیں۔ اسکے برعکس وہ احمدیوں کو شہید کر کے سمجھتے ہیں کہ جماعت کو ختم کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو دشمنوں پر ہمیشہ غلبہ عطا فرمایا اور انہیں ذلیل و خوار اور تباہ و برباد کیا۔ حضور نے کئی مخالفین کے ایسے انجام کی مثالیں بھی دیں جن میں سے کسی کو اسکے قریبی عزیز نے قتل کر دیا اور کسی کو تختہ دار پر لٹکایا گیا تو کسی کو تمام حفاظتی انتظامات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فضا میں جلا کر راکھ کر دیا اور ان کے ٹکڑے ہوا میں بکھیر دئے۔

حضور انور نے تذکرہ میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض وہ الہام بھی پڑھ کر سنائے جو آپ کو 1904ء میں ہوئے تھے۔ ان الہامات میں بھی اس اس مضمون کا بار بار ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کو خائب وخاسر کرے گا اور اپنے رسول کو غلبہ عطا فرمائے گا۔ یہ الہامات سنا کر حضور نے احباب جماعت سے فرمایا کہ پس آپ وہ خوش قسمت ہیں جو حضور اقدسؑ کی قائم کردہ جماعت میں شامل ہیں اور ان الہامات کو پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ دور خلافت بھی دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور کا تسلسل ہے، اس کے ساتھ بھی وہی برکات وابستہ ہیں بشرطیکہ آپ تقویٰ پر پوری طرح سے قائم ہوں اور دعائیں کرنے والے ہوں۔ یاد رکھیں کہ غزوۂ بدر کی کامیابی میں بہت بڑا حصہ ان دعاؤں کا ہی تھا جو حضور ﷺ نے اپنے خیمہ میں کی تھیں۔

اپنے خطاب کو سمیٹتے ہوئے حضور نے اُس انگوٹھی کا ذکر بھی فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنوائی تھی اور اس پر اپنا الہام کندہ کروایا تھا۔ ''اُذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ ......'' اور احباب جماعت کو اللہ کے فضلوں اور اس کی عطا کردہ فتوحات کی طرف توجہ دلائی کہ ہمیں ان کا حق بھی ادا کرنا ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ اپنی نسلوں کو بتائیں کہ آپ پر ہونے والے یہ فضل اور یہ کشائشیں اور یہ بہتر حالات دراصل انکی کسی خوبی کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ جماعت کی برکت سے ہیں اور یاد رکھیں کہ باغ وہی پھلا کرتے ہیں جن کے مالک شکر بجالانے والے ہوں۔ پس دعا کریں کہ اللہ کے فضلوں کو ہمیشہ حاصل کرنے والے ہوں۔ کہیں اپنی کمزوریوں کی وجہ سے ان برکات سے محروم رہ جانے والے نہ ہوں۔

آخر پر حضور نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو نصیحت فرمائی کہ جو باتیں آپ نے یہاں سنی ہیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں، آپ میں نیک تبدیلیاں نظر آنی چاہئیں تب جلسہ کا فائدہ ہوگا اور جلسہ کا مقصد پورا ہوگا۔

اختتامی دعا سے پہلے حضور نے سفر پر جانے والوں کو احتیاط سے جانے کی یاد دہانی کروائی۔ اس طرح سے حضور کا خطاب جو 4 بجکر 45 منٹ پر شروع ہوا تھا ٹھیک ایک گھنٹہ اور دس منٹ تک جاری رہا اور 5 بجکر 55 منٹ پر حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔ جسکے ساتھ ہی جماعت احمدیہ جرمنی کا 29 واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

پونے سات بجے شام مقام جلسہ گاہ منہائم سے 'بیت السبوح' فرینکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ پونے آٹھ بجے حضور انور بیت السبوح پہنچے۔ 8 بجکر 50 منٹ پر حضور انور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 23راگست 2004 (بروز سوموار)

ساڑھے پانچ بجے صبح حضور انور نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ 10 بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو دوپہر ایک بج کر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ جرمنی کی مختلف جماعتوں کی فیملیز کے علاوہ انڈونیشیا، پرتگال، کینیڈا، اٹلی، سپین، آسٹریلیا، پاکستان اور ڈنمارک سے آنے والی فیملیز نے بھی حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس طرح کل 50 فیملیز کے 240 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ پونے دو بجے حضور انور نے بیت السبوح میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور فیملی ملاقاتوں کیلئے اپنے دفتر تشریف لائے اور 52 فیملیز کے 169 افراد کو شرف ملاقات بخشا جن میں جرمنی کی مختلف جماعتوں کے علاوہ ناروے، کوسووو، پرتگال، یونان کی فیملیز اور پاکستان اور قادیان سے آنے والے وفود بھی شامل تھے۔ 9 بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 24راگست 2004 (بروز منگل)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے بیت السبوح فرینکفرٹ میں نماز فجر پڑھائی۔ آج فرینکفرٹ سے ہمبرگ روانگی کا دن تھا۔ پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ بیت السبوح میں مقیم مہمان اور فرینکفرٹ کی جماعتوں کے احباب مرد وخواتین صبح سے ہی حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے بیت السبوح میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور نے دعا کروائی اسکے بعد جب قافلہ روانہ ہوا تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

فرینکفرٹ سے ہمبرگ کا فاصلہ قریباً 500 کلومیٹر ہے۔ اس لمبے سفر کے دوران راستہ میں Hessen Nord میں رک کر نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا پروگرام تھا۔ فرینکفرٹ سے 170 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد قریباً سوا ایک بجے Immenhausen جماعت کے سنٹر ''بیت الظفر'' پہنچے۔ یہ سنٹر 1996 میں خریدا گیا تھا۔ قطعہ زمین کا رقبہ 3715 مربع میٹر ہے جس میں ایک عمارت تعمیر شدہ ہے۔ عمارت کے ایک ہال کو مسجد کی شکل دی گئی ہے۔ اس عمارت میں لوکل جماعت کے علاوہ ریجنل امارت کے دفاتر بھی ہیں۔ مربی سلسلہ کی رہائش، mta سٹوڈیو اور گیسٹ ہاؤس بھی موجود ہے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ کی گاڑی 'بیت الظفر' پہنچی تو ریجن کی آٹھ جماعتوں کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں سے آئے ہوئے تین صد سے زائد احباب مرد وخواتین نے حضور انور کا نعروں سے استقبال کیا۔ جونہی حضور انور گاڑی

کلامُ الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

''قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

سے اترے تو مکرم انصر علی چٹھہ صاحب ریجنل امیر اور مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ سلسلہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد مجلس عاملہ کے ممبران اور اس ریجن کے جماعتی عہدیداران کو حضور انور نے شرف مصافحہ بخشا۔

شہر کے میئر Mr.Andreasguttler بھی حضور انور کے استقبال کیلئے آئے ہوئے تھے۔ میئر نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ ایک ہی رنگ کے خوبصورت لباس میں ملبوس بچیاں کورس کی شکل میں نظم:

''آ آ کے تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں''

پڑھ رہی تھیں جبکہ دوسری طرف بچے کورس کی شکل میں ترانہ ''اے مسیحا نفس......'' پڑھ رہے تھے۔ ایک بچے نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

حضور انور کچھ دیر کیلئے مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے۔ 2 بجے حضور انور نے ''بیت الظفر'' میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور نے ریجنل امیر صاحب اور مبلغ سلسلہ سے دریافت فرمایا کہ یہ سب احباب کہاں کہاں سے آئے ہوئے ہیں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ ریجن کی آٹھ جماعتوں سے احباب یہاں پہنچے ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا ''سب مصافحہ کے لئے آجائیں''۔ چنانچہ حضور انور نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں میں قلم تقسیم فرمائے۔ اسکے بعد حضور انور خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور خواتین کو شرف زیارت بخشا۔ حضور انور نے تمام بچیوں کو بھی قلم عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور مشن کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

3 بجکر 10 منٹ پر Immenhausen سے ہمبرگ کیلئے روانگی ہوئی۔ سوا تین سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد شام پونے سات بجے جماعت ہمبرگ کے سینٹر ''بیت الرشید'' پہنچے۔

جماعت کا یہ سینٹر ہمبرگ شہر کے Schnelsen علاقہ میں واقع ہے۔ یہ عمارت 1994ء میں خریدی گئی تھی۔ اس عمارت میں ایک بڑا ہال ہے جس میں سات صد کے قریب نمازی نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اس بڑے ہال کے علاوہ دو مزید ہالز ہیں جن کو اس وقت مسجد کی شکل دی گئی ہے اور بطور مسجد استعمال کیا جارہا ہے۔ ایک ہال مردوں کیلئے اور دوسرا خواتین کیلئے ہے۔ ان دونوں ہالز میں ساڑھے چار صد سے زائد افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اسکے علاوہ اس بلڈنگ میں لوکل امارت کے دفاتر ہیں اور دوسری منزل پر ایک گیسٹ ہاؤس بھی ہے۔

مساجد والے دو ہالز کے اوپر دوسری منزل کے طور پر دو مزید ہال تعمیر کئے گئے ہیں۔ ایک میں لائبریری بنائی گئی ہے اور دوسرا مختلف پروگراموں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ ان دونوں ہالز کی تعمیر مقامی جماعت نے وقار عمل کے ذریعہ کی ہے۔

حضور انور کی گاڑی جونہی بیت الرشید میں پہنچی تو ہمبرگ کی 14 جماعتوں سے آئے ہوئے ایک ہزار سے زائد احباب جماعت مرد و زن نے حضور انور کا پر جوش استقبال کیا۔ احباب جماعت مسلسل نعرے بلند کررہے تھے۔ ہر طرف سے اَھْلًا وَسَھْلًا وَمَرْحَبًا کی آوازیں بلند ہورہی تھیں۔ جب حضور انور گاڑی سے اترے تو لوکل امیر ہمبرگ چوہدری ظہور احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ ساجد نسیم صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بچے اور بچیاں کورس کی شکل میں استقبالیہ نغمے پڑھ رہے تھے۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب کے نعروں اور سلام کا جواب دیا۔

شام ساڑھے سات بجے حضور انور فیملی ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے۔ ہمبرگ ریجن، Nieder Sachsen ریجن، Schleswig ریجن اور Mecklenburg ریجن کی 23 کے 114 احباب نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات 9 بجے تک جاری رہا۔ اسکے بعد حضور انور نے ''بیت الرشید'' میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور بیت الرشید کی بالائی منزل پر اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 25/اگست 2004 (بروز بدھ)

صبح سوا پانچ بجے حضور انور نے ''بیت الرشید'' ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح 10 بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دوپہر 1:30 بجے تک جاری رہیں۔ ہمبرگ کی 14 جماعتوں کے علاوہ اردگرد کے ریجن کی مختلف جماعتوں کی 51 فیملیز کے 239 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ پاکستان اور امریکہ سے آنے والی تین فیملیز نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔

مسجد بیت الحبیب کا افتتاح

سہ پہر 4 بجے حضور انور ''مسجد بیت الحبیب کیل کے افتتاح کیلئے روانہ ہوئے۔ بیت الرشید' ہمبرگ سے کیل کا فاصلہ 85 کلومیٹر ہے جبکہ جماعت جرمنی کے مرکز 'بیت السبوح' فرنکفرٹ سے کیل کا فاصلہ 600 کلومیٹر ہے۔ ''مسجد بیت الحبیب'' کی تعمیر KIEL شہر کے GAARDEN نامی علاقہ میں ہوئی ہے۔ یہ شہر صوبہ SCHLESWIG_HOLSTEIN کا دارالحکومت ہے اور سکنڈے نیوین ممالک کیلئے SEAPORT ہے۔

جس قطعہ زمین میں مسجد تعمیر ہوئی ہے اسکا رقبہ 1600 مربع میٹر ہے۔ یہ قطعہ زمین 25/ستمبر 1999 کو خریدا گیا اور مسجد کی تعمیر کی اجازت کے مراحل مکمل ہونے کے بعد 12۔نومبر 2003ء کو اس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ اس مسجد کے دو مینارے ہیں۔ ہر ایک کی اونچائی 14 میٹر ہے۔ اس مسجد میں چار صد سے زائد آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مسجد کے ساتھ ہی تین کمروں پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ لوکل جماعت کے دفاتر ہیں۔ وضو وغیرہ کیلئے بڑی کھلی جگہ رکھی گئی ہے۔ مسجد کے احاطہ میں 25 کاروں کے پارک کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

5 بجے کے قریب حضور انور مسجد بیت الحبیب کیل پہنچے۔ جہاں جرمنی کے 40 سے زائد شہروں سے آئے ہوئے 90 سے زائد احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرکے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ نظمیں پیش کیں۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں جس کے ساتھ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے مسجد کی تعمیر اور وقار عمل کے ذریعہ کام کرنے والے خدام کا ذکر کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ غیر معمولی اور نمایاں کام کرنے والے خدام کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔ مجموعی طور پر 76 احباب نے وقار عمل میں حصہ لیا اور قریباً دو ہزار گھنٹے وقار عمل کیا گیا۔ دوران تعمیر لجنہ اماء اللہ نے وقار عمل کرنے والوں کیلئے ضیافت کے فرائض سرانجام دیئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے خدام کو سندات خوشنودی عطا فرمانے کے بعد احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ الحمدللہ کہ آپ کو جو اس علاقہ KEIL کے رہنے والے ہیں۔ 100 مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کے تحت ایک مسجد بنانے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہاں کے رہنے والوں کو، اس مسجد کے ماحول میں رہنے والوں کو بھی اور اردگرد کے علاقے میں رہنے والوں کو بھی اور جو اس مسجد میں جمعہ پڑھنے کیلئے آئیں گے توفیق دے کہ اس مسجد کو آباد رکھیں اور جو اصل مقصد اس مسجد کی تعمیر کا ہے اسکو پورا کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا بہت سارے لوگوں نے وقار عمل کیا، جیسا کہ رپورٹ میں انہوں نے بتایا ہے، لیکن چند ایک کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے ہیں ان کی گنجائش کے مطابق یا جو بھی انہوں نے معیار مقرر کیا ہوا ہے اس کے مطابق دیئے گئے۔ بہرحال تمام کام کرنے والے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس گھر کی تعمیر میں حصہ لیا وہ یقیناً خالصتاً اللہ کی خاطر اس کام میں شامل ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے اور ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہاء برکت عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں، مناسب حال عمل کرنے والوں کیلئے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اگر آپ لوگ نیکیوں پر قائم رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نظام خلافت بھی آپ لوگوں میں قائم رہے گا اور اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے جو نظام خلافت جاری ہوا ہے اس نے انشاء اللہ تعالیٰ انہی الٰہی وعدوں کے مطابق ہمیشہ رہنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شرط یہی لگائی ہے کہ مناسب حال عمل کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے رہیں گے اللہ تعالیٰ نے جو مقصد انسان کی پیدائش کا بتایا ہے اس پر عمل کرتے رہیں گے، اس کی عبادت کرتے رہیں گے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کی خوف کی حالت جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق امن میں بدلتی چلی جائے گی۔ کیونکہ فرمایا کہ اگر تمہارے اعمال نہیں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ تم دوسروں کو شریک بنا رہے ہو۔

حضور انور نے فرمایا آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کی یہی حالت بتائی ہے کہ اگر عبادت کرتے رہیں گے۔ نیک اعمال بجالاتے رہیں گے تو خوف کی حالت امن میں بدلتی رہے گی ورنہ آگے فرمایا کہ اگر یہ نہیں کررہے تو اس کا مطلب ہے تمہارے دلوں میں ایک قسم کا شرک ہے جو ظاہری شرک نہ سہی لیکن دلوں میں بہرحال قائم ہے۔

فرمایا جو لوگ کام کی زیادتی کی وجہ سے، کام میں مصروفیت کی وجہ سے اور دنیا داری کے دھندوں کی وجہ سے، اگر مسجد کو آباد نہیں کررہے تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی چیز ہے جو آپ کے دلوں میں پیدا ہوئی ہے تو اس آیت میں یہی فرمایا کہ شرک بھی نہیں کرنا۔ تبھی تم لوگوں کے ساتھ یہ وعدہ بھی اللہ تعالیٰ پورا فرماتا رہے گا کہ نظام خلافت تمہارے اندر قائم رہے گا اور اس کے لئے آگے جس طرح آیت استخلاف ہے اس سے اگلی آیت میں یہ حکم دے دیا اور یہ فرمادیا کہ کون لوگ ہیں ایسے جن میں یہ قائم رہے گی۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ جو لوگ نماز قائم کرتے رہیں گے۔ پہلے کہا کہ میری عبادت کروگے یہ سارے انعام ملیں گے اور عبادت کس طرح کروگے۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کہ نماز قائم کرو، مسجدوں کو آباد کرو۔ پنجوقتہ مسجد میں حاضری دو۔ یہ نہیں کہ خوبصورت بلڈنگ بنالی، مسجد بنالی، ہال بنالیا اس کو خوبصورت طریقے سے رنگ وروغن کردیا اور بس یہ کافی ہوگیا۔ بلکہ اس کی خوبصورتی اب یہ ہے کہ اس کو آباد کرنا ہے۔ نماز قائم کرنی ہے اس میں باجماعت نماز ادا کرنی ہے۔ تبھی تو وہ مقصد پورا ہوگا جو ان مساجد کو بنانے کا ہے اور تبھی وہ فائدے اور برکات حاصل کرتے رہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت میں خلافت کے ذریعہ سے وابستہ کی ہیں۔ لوگ بہت سارے آتے ہیں کہ ہمارے لئے دعائیں کریں۔ دعا کیلئے کہتے ہیں۔ کئی دفعہ ملاقاتوں میں میں نے پوچھا ہے اکثریت ایسی ہوتی ہے جن سے جب پوچھو گے۔ نمازیں باقاعدہ پڑھ رہے ہو۔ کیونکہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے۔ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے انسان کو خود بھی دعائیں کرنا چاہئیں۔ تو مسجد کی آبادی تو ایک طرف رہی بعض لوگ گھروں میں بھی نمازیں نہیں پڑھتے۔ کوئی دو نمازیں پڑھ رہا ہے کوئی تین پڑھ رہا ہے، کوئی چار پڑھ رہا ہے۔ تو یہ سب برکات اُسی وقت حاصل ہوں گی جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں گے۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے ہوں گے اور پھر باجماعت نماز ادا کرنے والے ہوں گے اور پھر ان مسجدوں کو آباد کرنے والے ہوں گے تو آپ کی بھی دعائیں قبول ہوں گی اور آپ کے حق میں خلیفۂ وقت کی بھی دعائیں قبول ہوں گی اور جماعت کے حق میں بھی۔ ذاتی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔ نہیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آپ جتنی مرضی کہتے رہیں کہ ہمارا خلافت پہ ایمان ہے۔ نظمیں بھی پڑھتے رہیں اور ترانے بھی گاتے رہیں۔ لیکن ایمان، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُسی وقت قائم ہوگا جب تم میری عبادت کروگے اور جماعت کی حیثیت سے اپنے آپ کو اُسی وقت

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

''حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

مضبوط کرو گے اور خلیفہ وقت کا ہاتھ بھی اُسی وقت مضبوط کرو گے ۔اپنی ضروریات کو بھی اس وقت پورا کرنے والے ہو گے جب نمازوں کو قائم کرنے والے ہو گے۔تو اس بات کے ساتھ میں ختم کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ جس محنت سے آپ وقارِعمل کر کے اور مالی قربانیاں دے کر اس مسجد کی تعمیر کی ہے ۔اُسی محنت سے بلکہ اس سے بڑھ کر اس مسجد کو آباد بھی کریں گے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ اسکے بعد Keil ریجن SCHLESWIG اور ریجن MECKLEN کے ان احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں جنھوں نے اس مسجد کی تعمیر میں وقارِعمل کے ذریعہ حصہ لیا تھا ۔ان دونوں ریجنز کی جماعتوں کے صدران نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی ۔مسجد کے افتتاح کے موقع پر تمام احباب اور مہمانوں کی خدمت میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا گیا تھا ۔مسجد کے افتتاحی پروگرام کی تکمیل کے بعد سوا سات بجے حضور انور کیل کے بیت الرشید (ہمبرگ) کیلئے روانہ ہوئے اور آٹھ بجے شام بیت الرشید پہنچے ۔جہاں پونے نو بجے حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 10 ستمبر 2004)

......☆......☆......☆......

مورخہ 26 اگست 2004 (بروز جمعرات)

صبح سوا پانچ بجے حضور انور نے ''بیت الرشید'' ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔ 11 بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دوپہر 1:30 بجے تک جاری رہیں۔ہمبرگ کی مختلف جماعتوں کی 41 فیملیز کے 180 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والوں میں امریکہ اور بھارت سے تعلق رکھنے والی فیملیز بھی تھیں۔2 بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں بیت الرشید میں جمع کر کے پڑھائیں ۔شام پونے نو بجے حضور انور نے بیت الرشید میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔اس سے قبل حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے اور ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 27 اگست 2004 (بروز جمعہ)

صبح سوا پانچ بجے حضور انور نے ''بیت الرشید'' ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔دو بجے حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔یہ خطبہ ایم.ٹی. اے پر براہ راست نشر ہونا تھا لیکن کسی فنی خرابی کی وجہ سے Live نشر نہ ہو سکا۔

حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ **اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم** الخ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ کسی بھی نظام یا جماعت کی ترقی کا انحصار اطاعت پر ہوتا ہے۔اطاعت کے فقدان کے نتیجہ میں قومیں تنزل کا شکار ہو جاتی ہیں۔حضور نے فرمایا کہ کسی جماعت کے افراد میں جس قدر جذبہ اطاعت ہو گا اسی نسبت سے وہ جماعت اور نظام مضبوط اور مستحکم ہوگا۔

حضور انور نے اس ضمن میں تفصیل سے بیان فرمایا کہ اطاعت کے کیا کیا تقاضے ہیں اور شیطان کس کس راہ سے انسان کو ورغلا کر اطاعت کی راہوں سے ہٹاتا رہتا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ بعض اوقات افراد جماعت کے باہمی جھگڑوں کا جماعتی نظام کے ذریعہ فیصلہ ہوتا ہے تو جس شخص کی مرضی کے مطابق فیصلہ نہ ہو وہ اسے قبول نہیں کرتا۔ یہ بالکل غلط ہے۔اگر فیصلہ غلط بھی ہو تو بھی اسے صبر اور وفا کے ساتھ قبول کرنا چاہئے اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھانا چاہئے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے سو مساجد کی تعمیر کے منصوبہ، ہومیو پیتھی اور ہیومینٹی فرسٹ کے حوالے سے عہدیداروں اور اعتراض کرنے والوں کو تنبیہ فرمائی کہ وہ نظام جماعت کا احترام کریں اور امیر جماعت کی ہدایات کے مطابق کامل اطاعت کے جذبہ سے خدمت کریں اور نظام سے ہٹ کر یا نظام سے ٹکر لے کر جو خدمت ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔پس نظام جماعت کے تابع رہ کر خدمت کریں۔

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں ۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔نماز جمعہ میں ہمبرگ اور اردگرد کی جماعتوں سے دو ہزار سات صد سے زائد احباب شامل ہوئے۔

Scnnelsen Hamburg کے دو پولیس آفیسرز، پولیس کمشنر Mr. Siebensohn اور پولیس آفیسر Mr. Schiermacher نے حضور سے ملاقات کی۔

اسکے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو شام سوا سات بجے تک جاری رہا۔ہمبرگ جماعت اور اردگرد کے ریجنز کی جماعتوں کی 35 فیملیز کے 166 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

شام ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ''چلڈرن کلاس'' کا پروگرام شروع ہوا جس میں 75 اطفال اور 76 ناصرات نے شرکت کی۔تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے اس پروگرام کا آغاز ہوا جو عزیزم آفاق احمد بیگ نے کی ۔اسکے بعد عزیزہ رجاء احمد طور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پیش کی اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔حضور انور نے اس حدیث کے تعلق میں بچوں سے مختلف سوالات پوچھے جن کے بچوں نے جوابات دئے۔

اسکے بعد ناصرات کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں نظم ''بدرگاہ ذی شان خیر الانام'' ترنم کے ساتھ پڑھی۔ اس نظم پر بھی حضور انور نے بچوں سے بعض سوالات پوچھے ۔اسکے بعد ایک طفل عزیزم ولید احمد ملک نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سیرت پر تقریر کی۔ حضور نے اس تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی سیرت پر بچوں سے مختلف سوالات دریافت فرمائے ۔بچوں اور بچیوں نے ان سوالات کے جوابات دئے ۔بعد ازاں عزیزم مظہر احمد نے نظم ''نہ وہ تم بدلے نہ ہم طور تمہارے ہیں وہی'' خوش الحانی سے پڑھی۔ پروگرام کے آخر پر اطفال اور ناصرات کے مابین ''بیت بازی'' کا مقابلہ ہوا۔جسکے بعد حضور انور نے اس کلاس میں حصہ لینے والے تمام بچوں میں تحائف تقسیم فرمائے۔ ساڑھے آٹھ بجے تک یہ کلاس جاری رہی۔

کلاس کے بعد آمین کی ایک تقریب ہوئی جس میں 15 بچوں اور 6 بچیوں نے شرکت کی۔دو گروپ بچوں کے تھے اور ایک گروپ بچیوں کا تھا۔حضور انور نے باری باری تینوں گروپس سے قرآن کریم کی آخری سورۃ ''سورۃ الناس'' سنی اور آخر پر دعا کروائی۔دعا کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو اپنے دستخطوں سے قرآن کریم کے نسخے عطا فرمائے۔ 9 بجے حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 28 اگست 2004 (بروز ہفتہ)

صبح سوا پانچ بجے حضور انور نے ''بیت الرشید'' ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔صبح حضور انور دفتر تشریف لائے اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ 10 بجکر 15 منٹ پر فیملی ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے ۔ملاقاتوں سے قبل حضور انور کے ساتھ ہمبرگ جماعت کے عہدیداران، ایم.ٹی.اے کی ٹیم، ضیافت کی ٹیم اور وقارِعمل کرنے والے احباب و دیگر کارکنان نے تصاویر کھنچوائیں ۔اس کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو دوپہر 1:30 بجے تک جاری رہا۔ Hamburg ریجن، Nieder Sachsen ریجن، Schleswig ریجن اور Mecklen Burg ریجن کی 58 فیملیز کے 293 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

پونے دو بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔آج پروگرام کے مطابق ہیمبرگ سے واپس فرینکفرٹ کیلئے روانگی تھی۔ ہمبرگ کی 14 جماعتوں اور اردگرد کے ریجن کی جماعتوں سے ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھی جن میں مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے سبھی شامل تھے۔سوا تین بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور لجنہ کی ضیافت ٹیم کو ازراہ شفقت تصویر کھنچوانے کا شرف بخشا۔اسکے بعد حضور انور نے ہاتھ ہلا کر احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اجتماعی دعا کے بعد بیت الرشید ہمبرگ سے بیت السبوح فرینکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔ روانگی کے وقت بچے کورس کی شکل میں نظم:

''جاتے ہو میری جان خدا حافظ و ناصر''

پڑھ رہے تھے۔ہمبرگ سے فرینکفرٹ کا فاصلہ پانچ صد کلومیٹر سے کچھ زائد ہے۔پونے تین بجے 225 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد Goettingen کے علاقہ میں ہائی وے کے اوپر قریباً پون گھنٹہ رُکے جہاں جماعت نے ایک ریسٹورنٹ میں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

شام سات بجے کے قریب یہاں سے دوبارہ سفر شروع ہوا اور پونے نو بجے بخیریت وعافیت قافلہ بیت السبوح فرینکفرٹ پہنچا جہاں لوکل امیر فرینکفرٹ اور دیگر جماعتی عہدیداروں نے حضور انور کا استقبال کیا۔مقامی جماعت کے احباب مرد وزن استقبال کیلئے موجود تھے۔ حضور انور نے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔حضور نے ہاتھ ہلا کر نعروں کا جواب دیا اور منتظمین سے نماز کے وقت کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

8:50 پر حضور انور نے بیت السبوح میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 29 اگست 2004 (بروز اتوار)

صبح 5:40 پر حضور انور نے ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ میں نماز فجر پڑھائی۔ دس بجے حضور انور دفتر تشریف لائے اور دفتری ملاقاتیں فرمائیں۔سوا گیارہ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دوپہر سوا دو بجے تک جاری رہیں۔ جرمنی کی مختلف جماعتوں کی 49 فیملیز کے 204 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ملاقات کرنے والی فیملیز میں پاکستان، ڈنمارک اور بھارت سے

کلامُ الامام

''تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے بیت السبوح میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

سوا پانچ بجے حضور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں فرمائیں جو سات بجے تک جاری رہیں۔ جرمنی کے مختلف ریجنز سے آنے والی 36 فیملیز کے 156 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اسکے علاوہ پاکستان، USA اور ناروے سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

سوا سات بجے چلڈرن کلاس شروع ہوئی جس میں حضور نے بنفس نفیس شمولیت فرمائی۔ اس کلاس میں 51 اطفال اور 53 ناصرات نے شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔ عزیزم سجیل احمد نے سورۃ الحشر کی آیت نمبر 23 تا 25 کی تلاوت کی اور عزیزم اعزاز احمد نے ان آیات کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور انور نے ان آیات میں بیان شدہ مضمون اور معانی کے بارہ میں بچوں سے سوالات دریافت فرمائے۔

اسکے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی سیرت کے موضوع پر عزیزم رحمت بشیر جنجوعہ نے تقریر کی۔ حضور انور نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی سیرت کے تعلق میں بچوں سے مختلف سوالات دریافت فرمائے۔ جن کے بچوں نے جواب دئے۔ بعد ازاں عزیزم علی خان نے نظم 'محمود کی آمین' سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ پروگرام کے آخر پر اطفال اور ناصرات کے مابین بیت بازی ہوئی اور حضور نے اس کلاس میں حصہ لینے والے تمام بچوں اور بچیوں میں تحائف تقسیم فرمائے۔ اس طرح سوا آٹھ بجے شام یہ کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

اسکے بعد ''تقریب آمین'' ہوئی جس میں 26 بچوں اور 17 بچیوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے باری باری ہر بچے سے قرآن کریم سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ آمین کی یہ تقریب آٹھ بج کر پچاس منٹ پر ختم ہوئی جس کے بعد حضور نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 30/اگست 2004 (بروز سوموار)

صبح 5:40 پر حضور انور نے ''بیت السبوح'' فرینکفرٹ میں نماز فجر پڑھائی۔ دس بجے فیملی ملاقاتیں فرمائیں جو بارہ بجے تک جاری رہیں۔ جرمنی کی مختلف جماعتوں سے تعلق رکھنے والی 34 فیملیز کے 104 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور قادیان سے آنے والے افراد بھی شامل تھے۔

سہ پہر چار بجے حضور انور 'بیت السبوح' فرینکفرٹ سے مسجد 'بیت العزیز' کے افتتاح کیلئے روانہ ہوئے۔ یہ مسجد Riedstadt شہر کے Goddelau علاقہ میں تعمیر کی گئی ہے۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس کا فاصلہ 45 کلومیٹر ہے۔ اس علاقہ میں مسجد کی تعمیر کیلئے 1753 مربع میٹر قطعہ زمین اپریل 2000ء میں خریدا گیا تھا۔ اگست 2000ء میں یہاں مسجد کی تعمیر کی اجازت ملی۔ 8/نومبر 2003ء کو مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس طرح ساڑھے نو ماہ کے عرصہ میں اس مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ یہ مسجد دومنزلہ ہے۔ تعمیر شدہ حصے کا مجموعی رقبہ 1618 مربع میٹر ہے۔ نیچے کی منزل میں لجنہ کیلئے نماز کی جگہ ہے۔ اسکے علاوہ دفاتر بھی ہیں۔ اوپر کی منزل میں مردوں کیلئے نماز کی جگہ بنائی گئی ہے اور چار کمروں پر مشتمل ایک اپارٹمنٹ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ مسجد میں 333 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد سے ملحقہ جگہوں کو شامل کر کے چارصد افراد کیلئے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ یہ مسجد بہت خوبصورت تعمیر ہوئی ہے۔ مسجد کا مینار اور گنبد دور سے نظر آتے ہیں۔ مینارہ کی اونچائی 14 میٹر ہے۔ مسجد کے احاطہ میں 18 کاروں کی پارکنگ کی گنجائش موجود ہے۔

پانچ بجے حضور انور مسجد بیت العزیز پہنچے جہاں جرمنی کی دور دور کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے ایک ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور والہانہ نعرے لگائے۔ بچے اور بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس کورس کی شکل میں استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

5 بجکر 10 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت العزیز میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ ہی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے مسجد کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ یہ مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے نو ماہ میں مکمل ہوئی ہے۔ حضور انور نے ہم کو ایک سال کے اندر پانچ مساجد کی تعمیر کا ٹارگٹ دیا تھا۔ یہ چوتھی مسجد ہے جو مکمل ہوئی ہے۔ الحمدللہ۔ اس مسجد کی تعمیر میں مردوں اور عورتوں نے اتنا کام کیا ہے کہ ہم اس کو شمار نہیں کر سکتے۔ دن رات کام ہوا ہے اور کل رات بھی دیر تک کام ہوتا رہا جس کی وجہ سے ڈائس کا رنگ ابھی تک پوری طرح خشک نہیں ہوا۔ اور آج ہماری یہ سعادت ہے کہ حضور انور اس مسجد کا افتتاح فرما رہے ہیں۔

اسکے بعد وقار عمل کے ذریعہ غیر معمولی اور نمایاں کام کرنے والے احباب جماعت کو حضور انور نے اپنے دست مبارک سے سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے Riedstadt میں مسجد بیت العزیز کے بابرکت افتتاح کے موقع پر احباب جماعت سے درج ذیل خطاب فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:

''الحمدللہ! کہ اس سال میں یہ پانچویں مسجد کا افتتاح ہے یعنی گزشتہ جلسہ جرمنی سے لے کر اس جلسہ تک یہ پانچویں مسجد بنتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آپ کے حساب سے سال میں پانچ مساجد کے وعدہ کے مطابق پہلی مسجد اس وعدہ میں شامل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو توفیق دی کہ یہ مسجد تکمیل کو پہنچی اور جیسا کہ امیر صاحب نے ابھی کہا کہ بڑی محنت سے احباب جماعت نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا ہے اور آج افتتاح کروانے کیلئے خاص طور پر بڑی محنت کی جس محنت اور خلوص سے آپ نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے یہ عارضی خلوص اور وفا نہیں ہے جو آپ نے ایک کام سرانجام دے دیا اور ختم ہو گیا۔ بلکہ یہ سب کام آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کیا ہے اور آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد اپنی عبادت بتایا ہے اور عبادت کیلئے ہم جہاں باجماعت عبادت بجالا سکیں، نمازوں کا قیام ہو سکے، اس کیلئے ہم مسجدیں بناتے ہیں۔ تو یہ جو مسجد آپ نے اب بنالی ہے اس کی خوبصورتی اور حسن اس وقت تک قائم رہے گا جب تک آپ اس کو آباد رکھیں گے اور اسی محنت، وفا، خلوص اور عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری بھی کرتے رہیں گے۔ اور اس میں شامل ہوں گے اور آئیں گے۔ یہاں مجھے بتایا گیا ہے تقریباً 13 خاندان ہیں جو اس علاقے میں پانچ سات منٹ کے فاصلے پر ہیں۔ اُن کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ فجر کی نماز پر آسکتے ہیں۔ عشاء کی نماز پر بھی آسکتے ہیں، اگر سارا دن کام کے دوران کچھ لوگ نہ آسکیں تو مغرب، عشاء اور فجر کی تین نمازوں میں بہر حال حاضری اچھی ہونی چاہئے۔ لیکن ظہر وعصر کے لئے بھی مسجد کو بہر حال کھلنا چاہئے اور جو بھی امام الصلوٰۃ مقرر ہو اس کا فرض ہوگا کہ وہ آئے اور مسجد کو کھولے اور یہاں نماز باجماعت کا اہتمام کرے۔

حضور انور نے فرمایا وہ نماز ہی ہے اور عبادت ہی ہے جس سے آپ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کرتے ہیں اور اپنا ذاتی فائدہ بھی حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ آج کل اکثر لوگ شکایت کر رہے ہوتے ہیں کہ جی ہمیں دل کی تکلیف ہوگئی ہے۔ ہمیں فلاں بیماری ہوگئی ہے، ڈپریشن ہوگیا، مایوسی کا شکار ہوئے ہوتے ہیں تو اگر ان سب چیزوں سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے تو اس کا ایک علاج اللہ تعالیٰ نے بتادیا ہے کہ جو تمہاری پیدائش کا میں نے مقصد بتایا ہے اس پر عمل کرو، میری عبادت کرو۔ اسی سے تم دلوں کا اطمینان بھی حاصل کرو گے۔ ڈاکٹروں نے Research کی ہے کہ صبح جو جلدی اٹھنے والے ہیں ان میں بہت کم Percentage ہوتی ہے جن کو دل کی بیماریاں ہوتی ہیں۔ تو اس کا مطلب ہے کہ عبادت گزار جتنے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقصد تو وہ حاصل کر ہی رہے ہوں گے جو ہمارا بنیادی مقصد ہے۔ اپنی ذاتی صحت کا بھی خیال رکھ رہے ہوں گے۔ اس لئے مسجد کو آباد رکھیں اور عبادت بجا لانے کی کوشش کریں اس طرح آپ بہت ساری بیماریوں سے بھی نجات پائیں گے اور آپ کے دل کو بھی اطمینان حاصل ہوگا۔ تو اس طرف خاص توجہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات بجالانے کی کوشش کریں اور اس میں یہ بھی حکم ہے کہ بندوں کے جو حقوق ہیں وہ بھی ادا کرو۔ تو اس چھوٹی سی جگہ پر جو بھی جماعت ہے اس کا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ یہ مسجد جو آپ نے بنائی ہے یہ ایک امن کا نشان بھی ہے ایک Symbol بھی ہے۔ اس لئے پہلا فرض آپ کا بنتا ہے کہ آپس میں بھی محبت، پیار، اخوت اور بھائی چارے سے رہیں اور پھر اس ماحول میں، اس جگہ میں، اس معاشرہ میں جہاں آپ رہ رہے ہیں وہاں بھی ہر احمدی کی طرف سے یہی اظہار ہونا چاہئے کہ وہ امن کو پھیلانے والا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا اور بندوں کی خدمت کرنے والا ہے۔ بعض لوگ ملاقاتوں کے دوران کہہ دیتے ہیں کہ جی نمازیں بھی ہم پڑھتے ہیں پھر بھی تسلّی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK
Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نہیں ہو رہی ۔تو نمازیں اگر پڑھ رہے ہیں تو آپ کی نمازوں کا قصور تو ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ کی بات کبھی غلط نہیں ہوسکتی ۔اس لئے اپنی نمازوں کو دیکھیں کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ادا کی جارہی ہیں ۔کیا خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جارہی ہے اور خالص ہوکر جب اللہ تعالیٰ کی عبادت انسان کرتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بندوں کے بھی حقوق ادا کررہا ہوتا ہے اس لئے ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کریں۔مسجدوں کو آباد کریں۔

جس طرح انہوں نے کہا کہ وقار عمل کے دوران لجنہ نے اور باقی کچھ خدام نے جن کی ڈیوٹی لگی ہوئی تھی انہوں نے آپ کیلئے کھانے پینے کا انتظام کیا جس کی وجہ سے کام میں تیزی پیدا ہوئی۔حضور انور نے فرمایا وہ تو ایک خوراک کا انتظام تھا جو آپ کی ظاہری بھوک مٹانے کیلئے تھا۔اصل میں کام میں تیزی اس لئے پیدا ہوئی کہ آپ کے اندر ان دنوں ایک خاص جذبہ تھا۔اور ایک مومن کا جذبہ عارضی نہیں ہوا کرتا۔جب تک زندگی ہے یہ جذبہ، وفا اور اخلاص کا جذبہ قائم رہنا چاہئے ۔اللہ کرے کہ آپ سب میں یہ جذبہ قائم رہے اور اسی جذبہ کے تحت آپ اس مسجد کو بھی ہمیشہ آباد رکھیں اور انسانیت کی بھی خدمت کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔جزاک اللہ۔

خطاب کے بعد حضور انور کچھ دیر کیلئے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔اسکے بعد حضور انور نے مسجد کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا اور بچوں اور بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔اس دوران بچے کورس کی شکل میں خوش الحانی کے ساتھ مختلف نظمیں پڑھتے رہے۔

آخر پر حضور انور نے مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا اور دعا کروائی۔اسکے بعد پونے سات بجے شام ’’بیت السبوح‘‘ فرینکفرٹ کیلئے روانگی ہوئی۔پونے آٹھ بجے حضور انور ’’بیت السبوح‘‘ پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو 8 بجکر 40 منٹ تک جاری رہیں ۔جرمنی کی مختلف جماعتوں کی 18 فیملیز کے 93/افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں ۔پونے نو بجے حضور انور نے ’’بیت السبوح‘‘ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

......☆......☆......☆......

مورخہ 31/اگست 2004 (بروز منگل)

صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی ۔دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دوپہر پونے ایک بجے تک جاری رہیں۔جرمنی کی مختلف جماعتوں کی 49 فیملیز کے 228 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور ہندوستان سے آنے والے بعض افراد بھی شامل تھے۔

1 بجکر 40 منٹ پر حضور انور نے مکرم منشی محمد صادق صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی ۔منشی محمد صادق صاحب آف سندھ حال جرمنی نے 86 سال کی عمر میں 27/اگست کو صبح سوا آٹھ بجے وفات پائی ۔مرحوم موصی تھے۔آپ کو لمبا عرصہ سندھ میں جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ 1946ء میں آپ کو ناصر آباد سندھ میں حضرت مصلح موعودؓ نے منشی مقرر فرمایا۔ 1974ء تک آپ کو سندھ میں مختلف جماعتی اسٹیٹس میں خدمت کی توفیق ملی ۔ 1974ء میں ربوہ اور پھر 1999ء میں جرمنی آگئے اور یہیں وفات پائی۔مرحوم ایک نیک، مخلص اور دعا گو انسان تھے۔اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو ان کی نیکیاں اپنانے کی توفیق دے۔آمین۔

نماز جنازہ حاضر کے ساتھ حضورانور نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

(1) مکرم برکت اللہ منگلا صاحب (آف سرگودھا)

آپ کو 21/اگست 2004ء کو رات کے وقت چند شر پسندوں نے گھر میں داخل ہوکر گولیوں کا نشانہ بنایا جس سے آپ موقع پر ہی شہید ہوگئے۔

(2) مکرم نصر اللہ خاں ملہی صاحب، مربی سلسلہ

آپ نے 28/جولائی 2004ء کو اسلام آباد میں ایک حادثے میں وفات پائی ۔آپ کو لیّہ میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

(3) مکرم محمد لوئیس مَالا صاحب، سابق امیر انڈونیشیا

آپ نے 23/اگست 2004ء کو 72 سال کی عمر میں انڈونیشیا میں وفات پائی ۔آپ کو 1966ء سے لیکر 2001ء تک مختلف حیثیتوں میں خدمت سلسلہ کی توفیق ملی ۔

(4) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (امیر ضلع شیخوپورہ)

آپ نے مورخہ 7 اور 8/اگست کی درمیانی شب کو شیخوپورہ سے 6 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک حادثہ میں وفات پائی ۔آپ مکرم چوہدری انور حسین صاحب سابق امیر ضلع شیخوپورہ کے فرزند تھے اور ان کی وفات کے بعد ضلع شیخوپورہ کے امیر مقرر ہوئے تھے۔

(5) مکرم محمد صدیق صاحب

(ڈرائیور خدام الاحمدیہ، پاکستان)

آپ نے 13/اگست 2004ء کو دو ماہ بیمار رہنے کے بعد 75 سال کی عمر میں وفات پائی۔مرحوم نے 33 سال تک خدام الاحمدیہ پاکستان میں بطور کارکن ڈرائیور خدمات سرانجام دیں۔

(6) مکرم محمود الہ دین (آف کینیڈا)

آپ نے گزشتہ دنوں کینیڈا میں وفات پائی۔ آپ مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم آف سکندر آباد کے نواسے تھے۔

(7) مکرم میاں غوث محمد صاحب

(آف کیلے ضلع شیخوپورہ)

آپ نے 13/مئی 2004ء کو وفات پائی۔آپ نے قبول احمدیت کے بعد نہایت اخلاص اور وفا کا نمونہ پیش کیا۔آپ تا حیات اپنی جماعت کے صدر رہے اور امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب کی ادائیگی کے بعد پونے دو بجے حضور انور نے ’’بیت السبوح‘‘ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

6 بجے شام فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں اس سے قبل حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے ۔فیملی ملاقاتیں 7:30 بجے تک جاری رہیں ۔جماعت جرمنی کی 29 فیملیز کے 103/افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی ۔ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور ہندوستان کی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔

7 بجکر 30 منٹ پر جرمنی، بلغاریہ اور کوسووٗ کے مبلغین کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی میٹنگ ہوئی۔ یہ میٹنگ ایک گھنٹہ جاری رہی۔حضور انور نے مبلغین سے ان کے پروگراموں اور کام کے بارہ میں دریافت فرمایا ۔اور ان کی کارگزاری کا جائزہ لیا اور انہیں بڑی تفصیل کے ساتھ تبلیغ اور تربیتی امور کے بارہ میں ہدایات سے نوازا اور انہیں سمجھایا کہ یہ درست ہے کہ موجودہ مغربی معاشرہ میں بہت دقتیں ہیں اور مشکلات ہیں لیکن آپ نے تربیت اور اصلاح احوال کے چیلنج کو قبول کرنا ہے اور انتھک محنت مسلسل کوشش اور دعاؤں کے ساتھ تربیت کرتے رہیں اور سمجھاتے رہیں۔آپ کا کام نصیحت کرنا ہے اور نصیحت کرتے چلے جانا ہے اور ہرگز مایوس نہیں ہونا۔حضور انور نے فرمایا زود رنجی اور تھک جانا اپنی ڈکشنری سے نکال دیں۔ میٹنگ کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور تمام مبلغین کو شرف مصافحہ بخشا ۔مبلغین نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو کی سعادت بھی حاصل کی۔

اسکے بعد درج ذیل مختلف شعبہ جات نے حضور انور کے ساتھ تصاویر کھنچوائیں ۔شعبہ حفاظت خاص ،شعبہ ملاقات،شعبہ مرکزی ضیافت،لوکل امارت کی مجلس عاملہ،لوکل صدران ،لوکل ضیافت ،شعبہ عمومی اور شعبہ ٹرانسپورٹ، رہائش، نظافت اور وقار عمل۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد آٹھ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور نے ’’بیت السبوح‘‘ میں مغرب عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17/ستمبر 2004)

......☆......☆......☆......

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور
لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت ﷺ کی نسبت میرا ایمان ہے
مَیں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں
ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMAED s/o SYED MANSOOR AHMAED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

جماعتی رپورٹیں

گوہاٹی میں احمدیہ مسلم جماعت کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

پیس سمپوزیم: مورخہ 10 ستمبر 2017 کو احمدیہ مسلم جماعت گوہاٹی کی جانب سے The Lily Hotel میں مکرم امان علی صاحب مبلغ انچارج ضلع بونگائی گاؤں کی زیر صدارت صبح ساڑھے گیارہ بجے ایک پیس سمپوزیم کا انعقاد ہوا۔ اس جلسہ میں مختلف مذاہب کے نمائندگان کے علاوہ سماجی و سیاسی شخصیات اور کالجز اور یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان شامل تھے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مبشر احمد شاہد صاحب مربی نیو جیرانگ نے کی۔ اس کا انگریزی اور آسامی ترجمہ مکرم نور سلطان سردار صاحب اور مکرم حفیظ الحق صاحب معلم سلسلہ نے پیش کیا۔ قومی ترانہ کے بعد پاسٹر عزیز الحق صاحب نمائندہ عیسائی مذہب، جناب گُرجیت سنگھ گری صاحب نمائندہ سکھ مذہب، محترمہ رینو کا ہزارِکا صاحبہ، جناب Amalendu Chakrabarty صاحب HOD بنگلہ ڈیپارٹمنٹ گوہاٹی یونیورسٹی اور خاکسار نے تقریر کی۔ بعد ازاں ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ پیس سمپوزیم اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسے کی کل حاضری 76 افراد پر مشتمل تھی۔ اس پروگرام کی کوریج تین ٹی وی چینلز کے علاوہ ایک انگریزی، چار ہندی اور نو آسامی اخبارات میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس سمپوزیم کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس: جماعت احمدیہ تالتلہ بستی گوہاٹی میں مورخہ 12 تا 21 مئی 2017 فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ روزانہ چار کلاسز لگائی گئیں۔ مکرم منیر الدین احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم اسحاق علی صاحب معلم سلسلہ، مکرم شربت علی صاحب معلم سلسلہ، مکرم سبحان علی صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے کلاس لی۔ مورخہ 21 ستمبر 2017 کو خاکسار کی زیر صدارت فضائل القرآن کے موضوع پر ایک اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سبحان علی صاحب نے کی۔ نظم مکرم شربت علی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم ابوجعفر صادق صاحب نے فضائل قرآن مجید کے موضوع پر ایک تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ کلاس کا اختتام ہوا۔ اس کلاس میں 30 خدام، اطفال، لجنہ، اور ناصرات کے علاوہ 3 غیر احمدی دوست بھی شامل ہوئے۔

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ضلع کامروپ آسام: مورخہ 24 ستمبر 2017 کو مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ضلع کامروپ گوہاٹی نے اپنا چوتھا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ افتتاحی تقریب خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حفیظ الحق صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم ساحل احمد صاحب نے پڑھی۔ مکرم امان علی صاحب مبلغ انچارج بونگائی گاؤں نے اجتماع کی غرض و غایت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات کے بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم صہیب علی صاحب نے کی، نظم مکرم منصور علی صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت سے تعلق کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریب تقسیم انعامات کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں 70 خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ دو اخبارات میں اجتماع کی خبریں شائع ہوئیں۔

(ظہور الحق، مبلغ انچارج کامروپ میٹرو آسام)

جماعت احمدیہ کاگنور میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

☆ جماعت احمدیہ کاگنور ضلع بلاری کرناٹک میں مورخہ 17 ستمبر 2017 کو شعبہ دعوت الی اللہ کی جانب سے مکرم فیروز پاشا صاحب نمائندہ امیر جماعت احمدیہ بلاری کی زیر صدارت جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا جس میں معروف سوامی شری Shathasthla brahamma abhinava صاحب ہمسہ ساگر نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں اعلیٰ سرکاری حکام، مذہبی نمائندگان، پنچایت کے ممبران اور زندگی کے مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔ اپنی نوعیت کا یہ دوسرا جلسہ تھا جو اس علاقہ میں کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی نصیر الحق صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ مکرم داؤد احمد صاحب نے پیش کیا۔ نظم مکرم فیروز پاشا صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور جلسہ کا مقصد بیان کرتے ہوئے اسلام کی پرامن تعلیم بیان کی۔ اسی طرح معززین جلسہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی کل حاضری 400 افراد پر مشتمل تھی۔

(نعمت اللہ نواز، مربی دعوت الی اللہ شمالی ہند)

تربیتی اجلاس

☆ جماعت احمدیہ بنگلور میں مجلس انصار اللہ کی جانب سے مورخہ 22 ستمبر 2017 کو بعد نماز جمعہ مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اسمعیل صاحب نے کی۔ عہد انصار خاکسار نے دہرایا۔ مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ بعدہ مکرم مولوی مقصود احمد بھٹی صاحب نے مجلس انصار اللہ کے فرائض کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید شارق مجید، زعیم انصار اللہ بنگلور)

اعلان نکاح

☆ عزیزم میر عطاء العزیز ابن مکرم میر عبد الرحمن صاحب مرحوم ساکن یاری پورہ کشمیر کا نکاح عزیزہ رافعہ گوہر بنت مکرم بشیر احمد صاحب کٹے ساکن بالسو کشمیر کے ساتھ مورخہ 27 اگست 2017 کو احمدیہ مسجد بالسو کشمیر میں مکرم مظفر احمد صاحب معلم سلسلہ بالسو نے مبلغ ایک لاکھ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(میر بدر الدین، یاری پورہ، صوبہ کشمیر)

☆ مورخہ یکم ستمبر 2017 کو احمدیہ مسجد دہری رلیوٹ میں خاکسار نے مکرم محمد عزیز صاحب ولد مکرم محمد حنیف صاحب آف دہری رلیوٹ کا نکاح مکرمہ ثمینہ کوثر بھٹی صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب آف دہری رلیوٹ صوبہ جموں و کشمیر کے ساتھ مبلغ 250000 روپے حق مہر پر پڑھایا۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد اعظم، صدر جماعت احمدیہ دہری رلیوٹ)

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

نئے قائم ہونے والے جوڑے اس بات کا خیال رکھیں کہ بنیادی چیز تقویٰ ہے اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ہی صحیح رشتے قائم رہ سکتے ہیں
ایک دوسرے کے خاندانوں کا خیال رکھا جاسکتا ہے، ان کے حق ادا کئے جاسکتے ہیں، میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق ادا کرسکتے ہیں
تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہی سچائی پر قائم رہا جاسکتا ہے، تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہی ایک دوسرے پر اعتماد کو قائم کیا جاسکتا ہے

خطبہ نکاح فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28رنومبر 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ ایک تو عزیزہ سلمانہ عارف بنت مکرم جرّار عارف صاحب لندن کا ہے جو عزیزم ساحل محمود متعلم جامعہ احمدیہ یوکے کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاح اور شادی کے بارہ میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں تقویٰ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ آیات جو چنی گئیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے ہم تک پہنچیں کہ نکاح اور شادی کے دنوں میں یہ پڑھی جائیں تاکہ نئے قائم ہونے والے جوڑے اس بات کا خیال رکھیں کہ بنیادی چیز تقویٰ ہے۔ اور تقویٰ پر چلتے ہوئے ہی صحیح رشتے قائم رہ سکتے ہیں، ایک دوسرے کے خاندانوں کا خیال رکھا جاسکتا ہے، ان کے حق ادا کئے جاسکتے ہیں، میاں بیوی جس رشتہ میں بندھ رہے ہوں، لڑکا لڑکی وہ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرسکتے ہیں۔ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہی سچائی پر قائم رہا جاسکتا ہے۔ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہی ایک دوسرے پر اعتماد کو قائم کیا جاسکتا ہے۔ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہی دوسری نیکیاں بجالائی جاسکتی ہیں۔ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہی اپنی زندگی بھی اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق گزاری جاسکتی ہے اور اپنی آئندہ نسلوں کی بھی تربیت کی جاسکتی ہے۔ اور تقویٰ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اسکے احکامات پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کیلئے اس کے احکامات کو تلاش کیا جائے۔ قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں۔

پس خاص طور پر وہ جنہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہو، جنہوں نے اس بات کا عہد کیا ہو کہ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے ان کو ان باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ اپنی تربیت کے بغیر نہ دوسرے کی تربیت کرسکتے ہیں، نہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ پس خاص طور پر جو واقفین زندگی ہوں، جنہوں نے اپنے آپ کو مربی اور مبلغ بننے کے لئے پیش کیا ہو اور اس کی تربیت حاصل کر رہے ہوں ان کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے گھروں سے ایسی مثالیں قائم کریں جو دوسروں کیلئے بھی نمونہ ہوں۔ اسی طرح ہر قائم ہونے والے رشتہ کیلئے بھی یہی چاہئے، صرف واقف زندگی پر فرض نہیں ہے، بلکہ نکاح کی یہ آیات ہر نکاح پر پڑھی جاتی ہیں۔ اس لئے ہر قائم ہونے والا رشتہ بلکہ ہر وہ رشتہ، ہر وہ شخص مرد اور عورت جو شادی کے بندھن میں بندھے ہوئے ہیں انکو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر تقویٰ نہیں تو ان کی گھریلو زندگیاں بھی اجیرن ہوجائیں گی۔ ان میں بھی سکون نہیں ہوگا۔ ان میں بھی اعتماد نہیں ہوگا۔ پس اس بات کو ہر ایک کو سامنے رکھنا چاہئے تاکہ گھروں کے ماحول ہمیشہ پیار اور محبت کے ماحول رہیں اور اعتماد کی فضا اس میں ہمیشہ رہے۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے بھی ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ اب ان الفاظ کے بعد مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ پہلا نکاح، جیسا کہ میں نے کہا سلمانہ عارف بنت مکرم جرّار عارف صاحب کا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ خنساء احسان واقفۂ نَو کا ہے جو رانا احسان اللہ خان صاحب ربوہ کی بیٹی ہیں اور ان کا نکاح عزیزم احمد خالد وقاص ابن مکرم شاہد احمد سعدی صاحب ربوہ کے ساتھ تین لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔

دونوں طرف سے، لڑکی اور لڑکے کی طرف سے وکیل مقرر ہیں۔ لڑکی کے وکیل ان کے بھائی مکرم محمد ضیاء اللہ صاحب ہیں۔ اور لڑکے کی طرف سے مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 15رستمبر 2017)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13رستمبر 2017 بروز بدھ 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆عزیزم زرتشت سعید (ابن مکرم عابد سعید صاحب، کلپہم)

8 رستمبر 2017ء کو ڈیڑھ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھے۔ فروری 2017ء میں کینسر کے مرض کی تشخیص ہوئی تو اس وقت سے زیر علاج تھے۔ گزشتہ دو ہفتوں سے Ventilator پر تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ (بنت مکرم حکیم الدین صاحب، کارکن بہشتی مقبرہ قادیان)

4راگست 2017ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 2004 میں بچوں کو لے کر قادیان میں سکونت اختیار کی اور لمبا عرصہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے گھر خدمت بجالاتی رہیں۔ آپ نے ساری زندگی بڑے صبر وحوصلہ سے گزاری۔ آپ کے شوہر نے باقاعدہ بیعت نہیں کی ہوئی تھی لیکن وہ جماعت کی مخالفت بھی نہیں کرتے تھے۔ ان کی وفات پر مرحومہ کے گھر والوں اور دوسرے رشتہ داروں کی طرف سے بہت دباؤ ڈالا گیا کہ وہ احمدیت کو چھوڑ دیں لیکن آپ نے اس موقعہ پر ثابت قدمی دکھائی اور جماعت اور خلافت کا دامن کبھی نہیں چھوڑا۔ آپ نے تنگدستی کے باوجود کبھی اپنے رشتہ داروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا بلکہ پوری زندگی اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات پوری کرتی رہیں۔ بڑی دعا گو خاتون تھیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ توکّل علی اللہ اور نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند بہت نیک خاتون تھیں۔ باوجود غربت اور تنگ حالی کے آپ کے اندر مہمان نوازی کا وصف بہت نمایاں تھا۔ خلافت کے ساتھ آپ کو والہانہ پیار تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ ڈاکٹر عظمیٰ منیر صاحبہ واقفہ زندگی ہیں اور نور ہسپتال قادیان کے شعبہ ہومیو پیتھی میں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

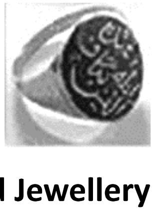

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8461: میں نازیہ پروین زوجہ مکرم شیخ جمیل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن راج نرسمہانگر کالونی ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6راگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 1 لچھا 30 گرام، 1 نیکلس 20 گرام، چوڑیاں 30 گرام، گلسر 15 گرام، 4 انگوٹھیاں 15 گرام، چین 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیورنقرئی: چین 60 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیراحمد آر.ٹی.بی الامۃ: نازیہ پروین گواہ: محمد خالد احمد

مسل نمبر 8462: میں محمد سہیل احمد ولد مکرم محمد مصلح الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن 4-480/A پلاٹ نمبر 63-B ڈاکخانہ بالاجی نگر ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6راگست 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد العبد: محمد سہیل احمد گواہ: بشیراحمد آر.ٹی.بی

مسل نمبر 8463: میں نسرین بیگم زوجہ مکرم سہیل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن بالاپور (سعیدآباد) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6راگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: قیمت تقریباً -/30,000 روپئے، زیورنقرئی: 5 تولہ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد انسپکٹر الامۃ: نسرین بیگم گواہ: شبیر احمد

مسل نمبر 8464: میں یوسف احمد ولد مکرم بشیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن 19-2-21/23/55/A/58 بشارت نگر ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد خورد نوش ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیراحمد آر.ٹی.بی العبد: یوسف احمد گواہ: محمد خالد انسپکٹر بیت المال

مسل نمبر 8465: میں سبیل احمد ولد مکرم نورالمبین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: سعیدآباد ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، مستقل پتا: سنتوش نگر کالونی ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6ردسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال شریعت العبد: سبیل احمد گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8466: میں شیخ الیاس ولد مکرم شیخ بنی اسرائیل صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: حلقہ کاچی گوڑا ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، مستقل پتا: جماعت احمدیہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 11ردسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5901 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال شریعت احمد العبد: شیخ الیاس گواہ: محمد کلیم خان

مسل نمبر 8467: میں ناصر احمد غوری ولد مکرم نصیر الدین غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ سعیدآباد ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 6ردسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جائداد ماہوار -/7500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: جمال شریعت احمد العبد: ناصراحمد غوری گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8468: میں سمیر الدین ولد مکرم ظہیر الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنتوش نگر کالونی (سعیدآباد) ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5رجون 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیراحمد آر.ٹی.بی العبد: سمیرالدین گواہ: خالد احمد ملکانہ

مسل نمبر 8469: میں امتیاز احمد ولد مکرم شیخ احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 2012، موجودہ پتا: میونخ (جرمنی)، مستقل پتا: مہدی پٹنم، ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7رمئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 3 پلاٹ کل رقبہ 300 گز کل قیمت 40 لاکھ روپئے بمقام حیدرآباد (Wattepally) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 1900 یورو ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت یکم جولائی 2017 سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مرزا رفیق احمد العبد: امتیاز احمد گواہ: کلیم اللہ

مسل نمبر 8470: میں منیر احمد (نیپالی) ولد مکرم منظر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1991، موجودہ پتا: حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18رستمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7560 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد العبد: منیر احمد (نیپالی) گواہ: ایاز عالم

مسل نمبر 8471: میں بیگم روشن حمید زوجہ مکرم حمید اللہ خان افغانی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالفضل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14رستمبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 1 جوڑی بالیاں 6.310 گرام، 1 جوڑی بالیاں 1.550 گرام، 1 انگوٹھی 1.570 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) 1 رنگ 3.720 گرام 23 کیریٹ۔زیورنقرئی: قیمت -/5880 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حمید اللہ خان افغانی الامۃ: بیگم روشن حمید گواہ: تنویر احمد ملک

مسل نمبر 8472: میں زیتون بیگم زوجہ مکرم اکبر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال تاریخ بیعت 2002، ساکن چھدبنہ ڈاکخانہ گجرنہیڑا ضلع سہارنپور صوبہ اُتر پردیس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30راگست 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر: -/20,000 روپئے، زیور طلائی: ٹاپس 1 جوڑی 2.5 گرام، زیورنقرئی: 1 لاکٹ 50 گرام، پایل 1 جوڑی 80 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری الامۃ: زیتون بیگم گواہ: مبارک احمد ڈار

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

کی،فرمایا کہ یہ رقت عارضی ہوتی ہے۔

روحانیت کی ترقی تبھی ہے جب بدیوں سے پورے طور پر انسان بچے اور نیکیوں کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اختیار کرے۔ پھر نیکیوں کے حصوں کی وضاحت آپ نے فرمائی۔ پہلے دو پہلو تھے شر کو چھوڑنا اور نیکی کرنا اب نیکی کے دو حصے بیان فرمائے۔ ایک فرائض دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو جیسے قرضے کا اتارنا ہے۔ فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا یہ نوافل ہے۔ کسی نے احسان کیا اسکے احسان کا بدلہ اتارا بلکہ اس سے بڑھ کر اتارا تو یہ نفل ہو جائے گا یہ بطور مکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔ ان سے فرائض مکمل ہوتے ہیں اور اپنی تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہوتی ہے۔ مثلاً زکوۃ کے علاوہ وہ اور صدقات بھی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔

فرمایا کہ مجھے ایک صحابی کا ذکر یاد آیا کہ اس نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے کفر کے زمانے میں بہت سے صدقات کئے ہیں کیا ان کا اجر مجھے ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہی صدقات تو تیرے اسلام کا موجب ہو گئے ہیں۔ ان صدقات کا ہی بدلہ تجھے ملا ہے جو تو آج مسلمان ہو گیا۔ پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ جائز چیزوں کو بھی حد اعتدال کے اندر رکھنا چاہئے اور یہی نیکی ہے آپ فرماتے ہیں کہ نیکی کی جڑ یہ بھی ہے کہ دنیا کی لذات اور شہوات جو کہ جائز ہیں ان کو بھی حد اعتدال سے زیادہ نہ لے جیسا کہ کھانا پینا اللہ تعالیٰ نے حرام تو نہیں کیا مگر اب اسی کھانے پینے کو ایک شخص نے رات دن کا شغل بنا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لذات دی ہیں کھانے پینے میں اس لئے کہ ان سے طاقت پیدا ہو انسان میں اور انسان اللہ تعالیٰ کے جو فرائض ہیں وہ بھی ادا کر سکے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پلاؤ بھی کھا لیتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول نے کہا کہ میں نے تو کہیں نہیں پڑھا نہ قرآن میں نہ حدیث میں کہ اچھا کھانا کھانا نبیوں کو جائز نہیں۔ کھاتے ہیں تو کیا ہو گیا۔ اسی سنت پے ہمیں چلنا چاہئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمائی۔ آپ نے ایک صحابی کو فرمایا تھا میں اچھا کھانا بھی کھاتا ہوں۔ میں اچھے کپڑے بھی پہنتا ہوں۔ میں نے شادیاں بھی کی ہیں۔ میری اولاد بھی ہے۔ میں سوتا بھی ہوں۔ میں عبادت بھی کرتا ہوں۔ پس میری سنت ہے جس پر تمہیں چلنا چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ سب سے نیک سلوک کرو۔ حکام کی سچی اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ وہ حفاظت کرتے ہیں۔ جان اور مال ان کے ذریعہ امن میں ہیں اور برادری کے ساتھ نیک سلوک اور برتاؤ کرنا چاہئے کیونکہ برادری کے بھی حقوق ہیں۔ البتہ جو متقی نہیں ہیں اور بدعات و شرک میں گرفتار ہیں۔ اور ہمارے مخالف ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ تاہم ان سے نیک سلوک ضرور کرنا چاہئے۔ سب کے لئے نیک اندیش ہونا چاہئے۔ ہاں مذہبی امور میں اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔ نیکی کے دائرے کو کس قدر وسیع کرنا چاہئے اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آجکل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے منسوب کرنا چاہتے ہیں۔ میں تمہیں بار بار یہ نصیحت کرتا ہوں کہ تم ہرگز ہرگز اپنی ہمدردی کے دائرے کو محدود نہ کرو اور ہمدردی کے لئے اس تعلیم کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے یعنی اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى یعنی اوّل نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو۔ جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔ پھر دوسرا درجہ یہ کہ تم اس سے بڑھ کر اس سے سلوک کرو یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی ممکن ہے کہ احسان والا اپنا احسان جتلاوے مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا بھی کوئی حصہ نہیں ہوتا جیسے ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ پس اس طریق پر نیکی ہو کہ اسے طبعی مرتبہ تک پہنچایا جاوے کیونکہ جب کوئی شئے ترقی کرتے کرتے اپنے طبعی کمال تک پہنچ جاتی ہے اس وقت وہ کامل ہوتی ہے۔

پس نیکیاں ایسی ہوں کہ دل میں ہر وقت نیکیوں کا خیال آتا رہے۔ آپ نے فرمایا کہ طبعی جوش سے نوع انسان کی ہمدردی کا نام اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى ہے اور اس ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر تم پورا نیک بننا چاہتے ہو تو اپنی نیکی کو اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى یعنی طبعی درجہ تک پہنچاؤ۔ جب تک کوئی شئے ترقی کرتے کرتے اپنے اس طبعی مرکز تک نہیں پہنچتی تب تک وہ کمال کا درجہ حاصل نہیں کرتی۔

فرمایا کہ یاد رکھو خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے سبحان وتعالیٰ شانہٗ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ نیکیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بجا لانے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ کا جو ٹارگٹ ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے اسے ہم حاصل کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب، مکرم علی سعید موسیٰ صاحب سابق امیر جماعت تنزانیہ اور مکرمہ نصرت بیگم صادقہ صاحبہ ربوہ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

......☆......☆......☆......

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
SALIENT FEATURES
•Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
•Lowest Packages Payable In Instalments
•Excellent Faculty & Hostel Facility
•Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s: 9906928638

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 2-November-2017 Issue No. 44

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی روحانیت میں اضافہ کرو، اپنی روحانی زندگی کو بہتر بناؤ

اعمال صالحہ میں ترقی کرنا، نیک کام کرنا، نیکیاں بجالانا ہی ایک مسلمان کو ایک مؤمن کو حقیقی مؤمن بناتا ہے اور اس کیلئے ہمیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے

یاد رکھو خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27؍اکتوبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو فرماتا ہے کہ تمہارا مطمح نظر ہمیشہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ہونا چاہئے۔ یعنی تم نیکیوں میں ہمیشہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اور پھر نیکیاں بجالانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بہترین مخلوق قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ۔ یعنی یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے یہی ہیں جو بہترین مخلوق ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہئے کہ اپنا فرض ادا کرے اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ پس اعمال صالحہ میں ترقی کرنا، نیک کام کرنا، نیکیاں بجالانا ہی ایک مسلمان کو، ایک مؤمن کو حقیقی مؤمن بناتا ہے اور اس کے لئے ہمیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات پیش کروں گا۔ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ نیکی کیا چیز ہے اور یہ بھی کہ بظاہر ایک چھوٹی سی نیکی اللہ تعالیٰ کی رضا کا مورد بنا دیتی ہے، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا۔ لیکن یاد رکھو شیطان ہر ایک راہ میں لوگوں کی راہ زنی کرتا ہے اور ان کو راہ حق سے بہکاتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۔ فرمایا کہ یہ بھی معلوم رہے کہ طعام کہتے ہی پسندیدہ طعام کو ہیں۔ کھانا سامنے پڑا ہے اور اگر کوئی مانگنے والا آتا ہے اس کو دے دیتے ہو تو یہ نیکی ہے نہ یہ کہ اچھا میں تو تازہ کھانا کھاتا ہوں اور گھر والوں کو کہہ دیا کہ کل کا بچا ہوا جو کھانا تھا وہ اس کو دے دو۔ تو اس حد تک گہرائی میں انسان جائے تو تبھی وہ حقیقی نیکی کو پا سکتا ہے۔ پس حقیقی نیکی کرنے کی کوشش ہونی چاہئے اور یہ نیکی خدا تعالیٰ پر کامل ایمان کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان ہو اور ایمان یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ہر چیز پر نظر ہے اور یہ ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا پتا ہے۔ بعض دفعہ انسان چھپ کے کام کر رہا ہوتا ہے کہ بظاہر کوئی اس کو دیکھ نہیں رہا اس لئے خوف بھی نہیں ہے اور اس خوف نہ ہونے کی وجہ سے وہ غلط کام کر جاتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کو پتا ہے ہر چیز کا۔ اس لئے اگر حقیقی نیکی کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ پر ایمان بڑا ضروری ہے۔

پھر حقیقی نیکی کے بارے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا، چوری نہیں کی، غصب نہیں کیا، غلط طریقے سے کمائی نہیں کی، تو یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔ اصل اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اس لئے فرمایا ہے: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ایسی چیز کا نام نہیں ہے کہ بُرے کام سے ہی پرہیز کرے بلکہ جب تک بدیوں کو چھوڑ کر نیکیاں اختیار نہ کرے وہ روحانی زندگی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسلام کی تعلیم کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی روحانیت میں اضافہ کرو۔ اپنی روحانی زندگی کو بہتر بناؤ۔ اگر صرف بدیاں چھوڑ دیں تو روحانی زندگی بہتر نہیں ہو سکتی۔ بدیاں چھوڑ کر نیکیاں اختیار کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ نیکیاں بطور غذا کے ہیں۔ جیسے کوئی شخص بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح جب تک نیکی اختیار نہ کرے تو کچھ نہیں اور یہ حالت ایمان میں بڑھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان کا معیار کیسا ہونا چاہئے۔ یہ معیار تبھی حاصل ہوگا جب انسان کا ظاہر و باطن بھی ایک ہو۔ صرف ظاہری ایمان نہ ہو بلکہ جس طرح یہ یقین ہے کہ ایک زہر نقصان کرتا ہے، انسان اس سے مر سکتا ہے، اسی طرح یہ یقین ہونا چاہئے کہ اگر میں برائیاں کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے مجھے سزا ملے گی۔

ایمان کے قوی ہونے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاک بازی اور نیکی کی اصل جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان یہ یقین کر لے کہ اللہ تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے، عالم الغیب ہے اور ہر جگہ مجھے دیکھ رہا ہے تو پھر ایک عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خود بخود اعمال بہتر ہونے لگ جاتے ہیں۔ برائیوں کے بجائے نیکیوں کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ ایمان اس کی نفسانی قوتوں اور گناہ کے اعضاء کو کاٹ دیتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کی آنکھیں نکال دی جائیں تو وہ آنکھوں سے بدنظری کیونکر کر سکتا ہے اور آنکھوں کا گناہ کیسے کرے گا اور اگر ایسا ہی ہاتھ کاٹ دیئے جائیں پھر وہ گناہ جو ان اعضاء سے متعلق ہیں کیسے کر سکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح پر جب ایک انسان نفس مطمئنہ کی حالت میں ہوتا ہے تو نفس مطمئنہ اسے اندھا کر دیتا ہے اور اس کی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی وہ دیکھتا ہے پر نہیں دیکھتا۔ اس کی تمام نفسانی اور شہوانی قوتیں اور اندرونی اعضاء کاٹ دیئے جاتے ہیں۔ اس کی ساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہو سکتا تھا ایک موت واقع ہو جاتی ہے اور وہ بالکل ایک میت کی طرح ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی مرضی کے تابع ہوتا ہے وہ اس کے سوا ایک قدم نہیں اٹھا سکتا۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ٹارگٹ ہے ہمارا، یہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ ہر قسم کی گندگی کو اپنے ذہنوں سے اپنے دماغوں سے اپنی آنکھوں سے اپنے کانوں سے نکالنا بھی ہے اور سننے سے بچنا بھی ہے۔ اور ہماری جماعت کو اس کی ضرورت ہے۔ اور اطمینان کامل کے حاصل کرنے کے واسطے ایمان کامل کی ضرورت ہے۔ پس ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کرے۔

پھر نیکی کے پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے۔ اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک ترک شر دوسرا افاضہ خیر۔ شر کو چھوڑنا نیکی کا ایک پہلو ہے اور دوسرا پہلو ہے نیکی کرنا۔ ترک شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا۔ جب تک اس کے ساتھ افاضہ خیر نہ ہو۔ یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے۔ نیکی کرے تب کامل ایمان ہوتا ہے۔ جب تک یہ بات نہ ہو انسان بدیوں سے بھی بچ نہیں سکتا اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا پتا کرنے کے لئے انسان کو ہمیشہ قرآن کریم کو بھی پڑھتے رہنا چاہئے۔ اس کے احکامات کو پڑھتے رہنا چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کے بعد بدیوں سے بچنے کے ذریعہ کی بھی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بدیوں سے بچنے کا مرحلہ تب طے ہوتا ہے جب خدا پر ایمان ہو۔ پھر دوسرا مرحلہ یہ ہونا چاہئے کہ ان راہوں کی تلاش کرے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اختیار کیں، ان کو اختیار کرو۔ اس راہ کا پتا یوں لگتا ہے کہ انسان معلوم کرے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ پہلا مرحلہ بدیوں سے بچنے کا تو خدا تعالیٰ کی جلالی صفات کی تجلی سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ بدکاروں کا دشمن ہے۔ اپنے قریبیوں کے دشمنوں کو ختم کرتا ہے اور دوسرا مرتبہ خدا تعالیٰ کی جمالی تجلی سے ملتا ہے اور آخر یہی ہے کہ جبتک اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت اور طاقت نہ ملے جس کو اسلامی اصطلاح کے موافق روح القدس کہتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ ایک قوت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اس کے نزول کے ساتھ ہی دل میں ایک سکینت آتی ہے اور طبیعت میں نیکی کے ساتھ ایک محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر وہ خوبصورتی جو نیکیوں کے اندر موجود ہے اس کو نظر آنے لگتی ہے اور بے اختیار ہو کر ان کی طرف دوڑتا ہے۔ بدی کے تصور سے بھی اس کی روح کانپ جاتی ہے۔ اس وقت تازہ بتازہ انوار اس کو ملتے ہیں۔ انسان صرف اس بات پر ہی ناز نہ کرے اور اپنی ترقی کی انتہا اسی کو نہ سمجھ لے کہ کبھی کبھی اس کے اندر رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی بات نہیں کہ نماز میں کبھی کبھی رو لئے، رقت پیدا ہوگئی، دل نرم ہو گیا۔ اسی کو انتہا نہ سمجھو اپنی ترقی

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad